Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2008

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 32

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

5 شعبان 1429 ہجری 7 ظہور، 1387 ہش 7 اگست 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ کا محبوب بننے کیلئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کی جائے اور آپ پر درود بھیجا جائے۔ تب اللہ تعالیٰ گناہوں سے نجات عطا فرماتا ہے

آج ہر احمدی چاہے وہ عرب کا ہو، افریقہ کا رہنے والا ہو، جزائر میں بسنے والا ہو یا یورپ کا باشندہ ہو یہ عہد کرے اور اس عہد کو اپنے سامنے رکھے کہ ہم نے درود شریف پڑھتے ہوئے جو فضل اور برکات مانگنے ہیں اس سے دنیا کو بھی آشنا کرانا ہے۔ ہم نے ان فیوض اور برکات کو سمیٹتے ہوئے قرآن مجید کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ کیونکہ آج آپ ہی ہیں جنہوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔

آج اسلام کی کھوئی ہوئی میراث کے ہم وارث بنائے گئے ہیں

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 27 جولائی 2008ء بمقام حدیقۃ المہدی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ (سورہ المجادلہ آیت 22) کی تلاوت فرمائی یعنی اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے یقیناً اللہ بہت طاقت ور اور کامل غلبہ والا ہے۔ پھر فرمایا۔ قرآن مجید کی یہ آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بطور الہام نازل ہوئی۔ بعض دفعہ الگ اور بعض دفعہ دوسرے عربی الہامات کے ساتھ۔ پہلی مرتبہ آپ کو یہ الہام 1883ء میں ہوا پھر 1900ء میں پھر کئی دفعہ 1903ء سے لیکر 1906ء تک کثرت سے یہ الہام ہوا۔ گویا ایک تکرار سے اللہ نے غلبہ کی بشارت دی ہے کہ دشمن چاہے جتنا بھی زور لگا لے آخری فتح آپ کی ہے۔ 1883ء میں آپ کو الہام ہوا: رُفِعْتَ وَجُعِلْتَ مُبَارَكًا یعنی تو اونچا کیا گیا اور مبارک بنایا گیا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُوْلٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ یعنی جو لوگ ان برکات و انوار پر ایمان لائیں گے کہ جو تجھ کو خدا نے عطا کئے ہیں اور ایمان ان کا خالص اور وفاداری سے ہوگا تو وہ ضلالت کی راہوں سے امن میں آجائیں گے اور وہی ہیں جو خدا کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں۔

پس یہ ہر طرح کی برکات تھیں جو خدا نے آپ کو دیں اور اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات آپ کے اس غلام صادق کے ذریعہ جاری ہوں گی اور یہ سب آپؐ پر درود بھیجنے کی وجہ سے ہے اس کی وضاحت آپؑ نے خود فرمائی ہے آپؑ کو الہام ہوا۔ حِبُّ اللّٰه خلِيل اللّٰه و اسد اللّٰه و صلّ علٰى مُحمّد یعنی تو اللہ کا محبوب، اللہ کا دوست، اللہ کا شیر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ یعنی یہ اس نبی کریمؐ کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

پس جس کو اللہ نے ایسے اعزازات سے نوازا ہو اسی سے اب تمام اعزازات و برکات وابستہ ہیں۔ وہی اللہ کا شیر ہے جس سے جڑے رہنے سے اندھیرے دور ہوتے ہیں۔ ایمان کی شمع روشن ہوتی ہے اور امن کی ضمانت ملتی ہے لیکن یہ ایسے ہی نہیں مل جاتی اس کے لئے ضروری ہے کہ ایمان خالص ہو۔ کھوٹ نہ ہو ظلم نہ ہو۔ پس یہ پیغام ہے جو آپ کو اور اللہ کے ماننے والوں کو دیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ یہ پیغام دنیا تک پہنچائیں باقی جہاں تک دشمن کا آپ پر ہاتھ ڈالنے کا تعلق ہے اس میں یہ تسلی دی ہوئی ہے کہ یقیناً تائید اور غلبہ آپ کے ساتھ ہے۔ فرمایا سچا خدا جس کی تائید کرتا ہے اس کی نصرت کرتا ہے فرمایا: كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ"۔ یہ خدا کی سنت ہے جب سے کہ اس نے نبیوں کو بھیجا وہ انہیں بالآخر غلبہ عطا فرماتا ہے۔ خدا اپنے بندوں کا حامی ہوتا ہے اور دشمن اس کے نابود ہو جاتے ہیں اور انبیاء اس وقت تک رخصت نہیں ہوتے جب تک کہ اپنے کام کو مکمل نہ کر جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آپؑ کے مقابل پر جو بھی آیا اللہ نے ان کو عبرت کا نشان بنا دیا چاہے لیکھرام ہو یا عبداللہ آتھم یہ سب عبرت کا نشان بنے اور اس ملک (انگلستان) کے پادری پگٹ کو چیلنج دیا تو اسے نشان بنا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے دعویٰ کے خلاف اشتہار لکھا اور اس کو انگلستان کے اخباروں میں شائع کرایا اور اسلام کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے پر اس کو اس کی ہلاکت کی خبر دی۔ وہی پگٹ جو اپنے عروج پر تھا بالآخر عیسائیوں کی مخالفت کا سامنا نہ کر سکا اور تباہ و برباد ہوا۔ پھر امریکہ میں ایک شخص کھڑا ہوا جس نے بہت تعلیاں کیں جس نے اخبار میں اعلان شائع کرایا کہ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ اسلام نابود ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو مباہلہ کا چیلنج دیا آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا۔ اس پر ڈوئی نے جسے اپنی دولت اور حشمت پر بڑا غرور تھا لکھا کہ وہ آپ کو کیڑوں اور مکوڑوں کی طرح مسل دے گا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 20 فروری 1907ء کو ڈوئی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسا نشان دے گا کہ تمام دنیا کیلئے وہ ایک نشان ہوگا ہر آنکھ اس کی منتظر رہے۔ چنانچہ ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو الیگزنڈر ڈوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر ثبت کرتا ہوا ہلاک ہوا۔ ڈوئی کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے ڈوئی کے ساتھ ہونے والی خط و کتابت کا ذکر فرمایا امریکہ کے اخبارات نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان قرار دیا اور بتایا کہ کوئی بھی اس کے خاندان کا ممبر اس کی وفات کے بعد اس کے ساتھ نہ تھا۔

اخبار Boston Herald نے اس تعلق میں ایک تفصیلی مضمون شائع کیا اور لکھا کہ Great is Mirza Ghulam Ahmad حضور انور نے فرمایا کہ اس کا ترجمہ "غلام احمد کی جے" بنتا ہے جو اللہ نے اس سے کہلوایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ غلبہ سے مراد یہ ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو اور کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ غرض یہ کہ چاہے وہ ہندوستان ہو یا مشرقی ممالک یا مغرب ہر ایک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غلبہ دیکھا۔ آپ کی سچائی اللہ نے روشن کر کے دکھا دی۔ صرف آپ کی زندگی میں ہی نہیں آپ کے بعد آپ کے خلفاء اور غلاموں کے ذریعہ سے آپ کی سچائی ثابت کر کے دکھا دی۔ فرمایا گھانا میں علماء نے شور مچایا تھا کہ امام مہدی کیلئے زلزلے کی نشانیاں ہیں زلزلہ کہاں آیا ہے چنانچہ حالانکہ اس علاقہ میں زلزلے کم آتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ نے وہاں زلزلے کا نشان دکھا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بے شمار واقعات آپ کی سچائی اور آپ کے غلبہ کے ہیں۔ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید کی۔ احمدیت کی تاریخ نشانات سے بھری پڑی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ کا قیام بذات خود ایک نشان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ظاہر کرتا ہے ۲۷ مئی کو جو یوم خلافت منایا گیا اپنوں کیلئے تو نشان تھا ہی غیروں کیلئے بھی خاص تھا کہ اللہ نے سو سال تک نہ صرف خلافت کو قائم رکھا بلکہ اس کو استحکام بھی عطا فرمایا۔ ایک عقلمند کیلئے یہ بات کافی ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کا اعلان فرمایا اس میں بھی جہاں اپنوں کیلئے تسلی ہے وہاں غیروں کیلئے جو عقل و شعور رکھتے ہیں یہ اعلان فکر کی دعوت دیتا ہے کہ سوچیں کہ کہیں خدا کے مسیح کے دامن سے الگ ہو کر اللہ کے غضب کو دعوت تو نہیں دے رہے!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ غلبہ اپنے وقت کیلئے محدود نہیں بتایا بلکہ آپ کے بعد خلافت کو یہ وعدہ عطا فرمایا آپؑ فرماتے ہیں۔ " تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ

بقیہ خلاصہ اختتامی خطاب حضور انور جلسہ سالانہ یوکے 2008 صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

شرفاء حیدرآباد مغلوب ہوگئے!

(......قسط نمبر ۵......)

حیدرآباد کے جلسہ ختم نبوت میں اور باتوں کے علاوہ غیر احمدی علماء نے حکومت ہند سے یہ بھی احتجاج کیا ہے کہ احمدیوں کو ہندوستان میں غیر مسلم قرار دیا جائے۔ بھارت میں پہلی دفعہ یہ مطالبہ 14 جون 1997ء کو دہلی کے ایک جلسہ میں کیا گیا تھا جو جامع مسجد کے پاس اردو پارک میں دیوبندیوں اور ان کے ہمنواؤں کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا اُس جلسہ میں یہ قرارداد محمد عثمان پوری ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی جانب سے پیش کی گئی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ:۔

’’یہ کانفرنس پوری سنجیدگی کے ساتھ حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانیوں کو مسلم فرقہ سے الگ کر کے غیر مسلم قرار دے اور انہیں مسلمانوں والا کلمہ طیبہ اور دوسری اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے اور اپنی عبادت گاہیں مسجد کی شکل میں بنانے اور ان کو مسجد کا نام دینے سے روکے‘‘۔

(روزنامہ اردو ٹائمز جمعہ میگزین 20 جون 1997)

1997ء کے بعد سے لیکر یہ راگ الاپا جاتا رہا اور اب حیدرآباد کے ملاؤں کی باسی کڑی میں اُبال آگیا ہے اور وہ حکومت ہند سے احتجاج کر رہے ہیں کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے 1997ء میں ایک غیر احمدی دانشور امتیاز احمد نے اہل دیوبند کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

’’ہر ایک شخص جسے ہندوستان کی ماضی کی تہذیبی روایت سے ذرا بھر بھی واقفیت ہے بشمول ان لوگوں کے جو اس سے سخت کراہت کرتے ہیں اور ملک کی یکجہتی کے راستے میں اسے رکاوٹ خیال کرتے ہیں سب تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان مختلف مذہبی فرقوں اور عالمی نظریات کے پیروکاروں کا وطن ہے ایسے مختلف النوع ملک میں حکومت یا اس کے شہری کون سا شناختی بلا پہنیں گے اگر اس کے فیصلہ یا تعین کرنے کی ذمہ داری حکومت اپنے اوپر لے لے تو دعووں اور جوابی دعووں کا ایک چکر شروع ہو جائے گا۔ کئی ہندو درخواست پیش کریں گے کہ لنگایتوں Langayats کو غیر ہندو قرار دیا جائے کیتھولک Catholics عذر کریں گے کہ پروٹسٹنٹس Protestants اور سیرین Syrian Christians کو غیر عیسائی اعلان کیا جائے مسلمان چاہیں گے کہ شیعہ Shias یا کم از کم ان میں سے مصلح بہروں Reformist Bohras کو غیر مسلم قرار دیا جائے جیسا کہ مولانا مدنی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

دانشمندی سے مکمل بے بہرہ مولانا مدنی ریاست سے بالکل ٹھیک وہی کردار ادا کروانا چاہتے ہیں اور اس سے بھی بدتر اور صدمہ خیز بات یہ ہے انہیں اس چیز کی آگاہی بھی نہیں ہے کہ خود مسلمانوں پر اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ اگر وہ موقف جس کی وہ وکالت کر رہے ہیں قانون بن جائے تو مسلمان کہلانے اور اپنے امتیازی عالمی نظریات پر قائم رہنے کیلئے مسلمانوں کو کون سا جائز حفاظتی ذریعہ حاصل رہے گا؟ ہندوتو Hindutva کا لشکر جو ہندوستان کے غیر مذہبی دعووں سے پہلے ہی متنفر ہے بآسانی ایک تحریک چلا کر حکومت پر دباؤ ڈالے گا کہ وہ مسلمانوں کو ہندو قرار دے اور اس طرح ملکی قانون کے لحاظ سے یہ نعرہ کہ ’’فخر سے کہو کہ ہم سب ہندو ہیں‘‘ پورا ہو جائے گا‘‘۔

اگر یہ تسلیم بھی کیا جائے مولانا مدنی جمیعت العلماء ہند اور وسیع سنی گروہ احمدیوں کو پسند نہیں کرتے اور احمدیوں کی تبلیغی سرگرمیوں سے خطرہ محسوس کر رہے ہیں تو یہ ایک فرقہ وارانہ متنازع مسئلہ رہے گا لیکن یہ سنی مسلمانوں کو حق نہیں دیتا کہ وہ احمدیوں کو ملت سے اخراج کرنے کی کوشش کریں۔ آخر کار اپنے عقائد پر قائم رہنے کا حق جمہوریت کا نچوڑ ہے اور صرف اسلئے کہ ایک فرقہ اکثریت میں ہے اس کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اقلیتی فرقہ پر ظلم وتشدد کرے۔

اگر چہ سنی علماء احمدیوں کی سرگرمیوں سے بھڑک اٹھے ہیں جیسا کہ مولانا مدنی صاحب نے واقعی اشارہ کیا ہے تب بھی ان کیلئے صحیح راستہ یہ ہوگا کہ بجائے ملکی دستور میں تبدیلی لانے کی کوشش میں مصروف ہونے کے خود کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں‘‘۔ (The Hindu Chennai 23 June 1997)

حقیقت یہ ہے کہ بھارت کا سیکولر آئین ہر فرقہ کو مکمل مذہبی آزادی عطا کرتا ہے اور کسی بھی فرقہ کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ دوسرے کے مذہبی عقائد یا مذہبی معاملات میں مداخلت کرے۔ اس موقع پر ہم آئین ہند کے باب نمبر 3 کی دفعات 14 تا 28 کو اپنے محترم قارئین کے ازدیاد علم کے لئے پیش کرتے ہیں۔

آرٹیکل نمبر ۱۴ تا ۱۸ ہر ہندوستانی کو بلا لحاظ مذہب وملت برابر کے حقوق عطا کرتا ہے۔

آرٹیکل نمبر ۱۵ میں کسی بھی ہندوستانی سے مذہب عقیدہ اور برادری کے اعتبار سے تفریق کرنے کی مناہی ہے قومی طور پر کسی بھی طبقہ سے سوشل بائیکاٹ کی روک ہے۔

آرٹیکل نمبر ۱۶ کے تحت ہر ہندوستانی کو ملازمتوں میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

آرٹیکل نمبر ۱۹ ہر ہندوستانی کو اپنے خیالات کے اظہار کی مکمل آزادی دیتا ہے۔

آرٹیکل نمبر ۲۵ تا ۲۸ ہر ہندوستانی شہری کو مکمل مذہبی آزادی دیتا ہے۔ سبھی شہریوں کو بلا روک ٹوک نہ صرف تبلیغ کی مکمل آزادی ہے بلکہ اپنے مذہب کی ترقی کی کوشش کرنے کا بھی پورا حق ہے۔

محترم قارئین! آئین ہند کی مذکورہ دفعات کی روشنی میں خود ہی دیوبندیوں کی مذکورہ قرارداد کا جائزہ لیں اور خود ہی بتائیں کہ کیا آئین ہند کی مذکورہ دفعات مجلس اتحاد المسلمین اور دیگر ملاؤں کے قرارداد کی دھجیاں نہیں بکھیر تیں؟

حقیقت یہ ہے کہ حیدرآبادی ملاؤں کو یہ سمجھانے کی ضرورت تو نہیں ہونی چاہئے کہ آئین ہند اور مسلم پرسنل لاء کی روشنی میں ان کی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد کی کوئی بھی حقیقت نہیں 1997ء میں دیوبند کے اکابرین نے بھی حکومت کی خدمت میں ایسی ہی قرارداد پیش کی تھی جس کا ملک کے مختلف حلقوں میں مذاق اُڑایا گیا تھا اور اسے مذہب کے نام پر دہشت گردی بتایا گیا تھا۔ آج انہی ملاؤں کو خود کو دہشت گرد مخالف ثابت کرنے کیلئے کانفرنسیں کرنی پڑ رہی ہیں۔

یاد رہے کہ آزادی ہند سے دس سال قبل 1937 میں شریعت ایکٹ پاس ہوا اور یہی وہ قانون ہے جو موجودہ شکل میں ہمارے پاس ہے جسے مسلم پرسنل لاء یا قانون شریعت کہا جاتا ہے اس قانون کے تحت ہی مسلمانوں کے تمام عائلی جھگڑے حل ہوتے ہیں یاد رہے کہ ہر قوم کے تمام قسم کے فوجداری اور دیوانی فیصلے آئین ہند کے مطابق مشترکہ طور پر حل کئے جاتے ہیں اور آئین ہند نے ہی مسلمانوں کے عائلی فیصلوں کیلئے مسلم پرسنل لاء اور ہندوؤں، سکھوں جینیوں اور بدھوں کیلئے ہندو پرسنل لاء تجویز کیا ہے۔

عیسائیوں کے بعض عائلی فیصلہ جات بھی الگ سے فیصل ہونے کی شقیں موجود ہیں۔ مسلم پرسنل لاء میں مسلم کی درج ذیل تعریف کی گئی ہے۔

The Mohammeden law applies to all Muslims whether they are by birth or by conversion .. .. any person who professes the religion of Islam, in other words accepts the unity of God and the prophetiec character of Mohammed is a muslim and is subject to musalman law.

یعنی محمڈن لاء کا نفاذ ان تمام مسلمانوں پر ہوتا ہے جو خواہ پیدائشی طور پر مسلمان ہوں یا قبول اسلام کریں یہ کہ ہر وہ شخص جو خدا کی واحدانیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتا ہے وہ مسلمان ہے۔

مسلمان کی یہی تعریف ہے جو قرآن وسنت سے ثابت ہے اور یہ وہ تعریف ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے کہ جو شخص بھی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمان ہے لیکن چودہ سو سال سے ہی یہ ایک المیہ رہا ہے کہ بعض متعصبین کو اسلام کی اس تعریف پر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے قرار نہیں ہے اور وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام تک تمام بزرگوں کو کافر قرار دیتے رہے ہیں۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام نے اپنا جو عقیدہ بیان فرمایا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔ ’’ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولنا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کو تبدیل وتغیر کرسکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائے کہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہوسکیں۔ کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت وقرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۹۔۷۰)

’’مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے اور لکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں۔ جسقدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں۔ اور جسقدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا۔ میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا‘‘۔ (کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

آخر میں ہم حیدرآباد کے اہل علم حضرات اور دانشور طبقہ سے ہمدردانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعویٰ پر خدا خوفی سے غور کریں اور ایسے ایسے مسائل نہ کھڑے کریں جس سے اسلام کی بدنامی ہو اور غیر اسے نشانہ تمسخر بنالیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو اپنے ان بزرگ اسلاف کے نقش قدم پر چلیں جنہوں نے ہر صورت میں اتحاد ویکجہتی کو مدنظر رکھا۔ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد ویکجہتی لانے کی کوشش کریں ایسا اتحاد جس سے مسلمانوں میں اعلیٰ اخلاق اور روحانی انقلاب پیدا ہو۔ آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم عرض کریں گے کہ نہ تو آئین ہند احمدیوں کو غیر مسلم تسلیم کرتا ہے اور نہ ہی آج تک کبھی ہندوستان کی کسی عدالت نے احمدیوں کے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ صادر کیا ہے۔ (باقی)

منیر احمد خادم

خطبہ جمعہ

اس سال کے یوم خلافت کی ایک خاص اہمیت تھی ۔ یہ ایسا یوم خلافت تھا جو عموماً ایک انسان کی زندگی میں ایک دفعہ ہی آتا ہے۔

یہ ایک منفرد اور روحانی تجربہ تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کا ایک عظیم اظہار تھا جسے اپنوں نے بھی دیکھا اور محسوس کیا اور غیروں نے بھی دیکھا۔

یہ 27 رمئی کا دن جس میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہوئے اپنوں اور غیروں کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشان دکھا گیا۔ خدا کرے کہ حقیقت میں ایک انقلاب اس تقریب سے دنیائے احمدیت پر آیا ہو اور وہ قائم بھی رہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اپنے دلوں کی پاک تبدیلیوں کو ہمیشہ قائم رکھنے والے بنے رہیں۔

اس خلافت جوبلی کے جلسہ میں جس میں اپنوں اور غیروں نے وحدت کی ایک نئی شان دیکھی ہے یہ آج صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا خاصہ ہے۔ باقی سب انتشار کا شکار ہیں اور رہیں گے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر نہیں کریں گے۔

آج جب دنیا لہو و لعب میں مبتلا ہے اور کوئی ان کی رہنمائی کرنے والا نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ایک واحد جماعت ہے جو خلافت کے جھنڈے تلے اپنی سمتیں درست کرتی رہتی ہے۔

ایم ٹی اے ان سامانوں میں سے ایک سامان ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا اور پہنچا رہا ہے۔ ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔

اگر خلافت نہ ہوتی تو جتنی چاہے نیک نیتی سے کوششیں ہوتیں، نہ کسی انجمن سے اور نہ کسی ادارے سے یہ چینل اس طرح چل سکتا تھا۔ جو ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ اس لئے اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

خلافت جوبلی کی تقریب سے ہر احمدی میں جو تبدیلی پیدا ہوئی ہے یہ عارضی تبدیلی نہ ہو، عارضی جوش نہ ہو بلکہ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں اور جگالی کرتے رہیں اور اس کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ مَیں نے عہد لیا تھا اسے ہمیشہ یاد رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔

اٹلی میں جہاں عیسائیت کی خلافت ابھی تک قائم ہے اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر 27 رمئی کو جماعت کو ایک قطعہ زمین عطا فرمایا ہے جہاں انشاء اللہ تعالیٰ مسیح محمدی کے غلاموں کا ایک مرکز قائم ہوگا اور ایک مسجد بنے گی جہاں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان ہوگا، انشاء اللہ۔

پاکستان کے ناگفتہ بہ حالات کی بنا پر دعاؤں کی تحریک۔ مسلمان ملکوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مسیح محمدی کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 30 رمئی 2008ء بمطابق 30 رہجرت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس ہفتے ، چند دن پہلے ، 27 مئی کو ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے یوم خلافت منایا۔ جیسا کہ مَیں اپنی تقریر میں بیان کر چکا ہوں اس سال کے یوم خلافت کی ایک خاص اہمیت تھی۔ یہ ایسا یوم خلافت تھا جو عموماً ایک انسان کی زندگی میں ایک دفعہ ہی آتا ہے۔ یا کسی کی بہت لمبی زندگی ہو تو اس کی شعور کی زندگی میں ایک دفعہ آتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا خاص ہی کسی پر احسان ہو اور وہ صحیح طرح پورے شعور کی زندگی میں ہو اور لمبی عمر کے ساتھ اس کے اعضاء بھی اس قابل ہوں اور مضمحل نہ ہوئے ہوں۔ تو بہر حال یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں، جماعت احمدیہ کی، نہ صرف یہ جو بہت سارے ایسے احمدی ہیں ان کو خلافت جوبلی دکھائی بلکہ جماعت احمدیہ کی 120 سالہ تقریباً زندگی ہے اس پر تسلسل کے ساتھ جماعت کی دو مختلف جوبلیاں دیکھنے کا موقع فراہم فرمایا۔ اور اس حوالے سے ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے حضور شکر اور احسان کے جذبات سے لبریز ہے۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد کی پہلی صدی 1989ء میں آج سے انیس (19) سال پہلے ہم نے منائی۔ اس سال ہم نے جیسا کہ ہم سارے جانتے ہیں خلافت احمدیہ کے حوالے سے، اس کے قیام کے حوالے سے، سو سالہ تقریب اظہار تشکر کے طور پر 27 رمئی کو منائی اور دنیا کی مختلف جماعتوں میں منا رہے ہیں۔ اس وقت بہت سے بچے ایسے ہوں گے اور نئے آنے والے بھی جو 1989ء میں پیدا نہیں ہوئے، اس کے بعد پیدا ہوئے یا شعور کی زندگی نہیں تھی یا بعد میں جماعت میں شامل ہوئے۔ انہیں اس جوبلی کا تو پتہ نہیں لیکن یہ جوبلی جو ایسے لوگوں نے اپنے ہوش و حواس میں منائی یا دیکھی اس نے انہیں یقیناً ایک منفرد تجربہ سے گزارا ہوگا اور گزر رہے ہوں گے اور گزر رہے ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں ہر ایک نے اپنے پروگرام بھی کئے اور کر رہے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے مرکزی پروگرام میں بھی شامل ہوئے۔

مقامی جماعتوں کے پروگرام اپنے اپنے حالات کے مطابق شاید سارا سال چلتے رہیں۔ لیکن یہاں کا مرکزی پروگرام وہ تھا جب Excel سنٹر میں مرکزی جلسہ ہوا اور اس میں تقریباً 18-19 ہزار کی حاضری تھی اور دنیا کے مختلف ممالک کی نمائندگی بھی ہوگئی جس میں قادیان اور ربوہ، ان دونوں بستیوں کے جلسہ سننے والوں کے نظارے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں دکھائے گئے اس نے بھی لوگوں کے دلوں پر ایک خاص قسم کا اثر چھوڑا ہے۔ اس بارے میں مجھے احباب و خواتین کے جو دلی تاثرات ہیں ان کے خطوط اور فیکسز بھی آنے شروع ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص کیفیت میں اُس دن نہ صرف اُس ہال میں موجود میرے سامنے بیٹھنے والے لوگوں کو لے لیا تھا بلکہ دنیا کے ہر کونے میں جہاں بھی احمدی یہ جلسہ سن رہے تھے خواہ جماعتی انتظام کے تحت یا انفرادی طور پر اپنے گھروں میں یا اپنے خاندانوں میں جو بھی کارروائی سن رہے

اور دیکھ رہے تھے جن کو بھی موقع مل رہا تھا سب اس خاص ماحول اور کیفیت سے حصہ لے رہے تھے۔ گویا خدا تعالیٰ نے تمام دنیا میں رہنے والے ہر ملک اور قوم کے احمدی کو ایک ایسے تجربے سے گزارا جو انہیں وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔ یہ ایک منفرد اور روحانی تجربہ تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کا ایک عظیم اظہار تھا جسے اپنوں نے بھی دیکھا اور محسوس کیا اور غیروں نے بھی دیکھا۔

27 مئی کا یہ دن جس میں خلافت احمدیہ کے 100 سال پورے ہوئے اپنوں اور غیروں کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشان دکھا گیا۔ وہاں بیٹھے ہوئے احمدی مرد اور خواتین اور بچے سب اس کیفیت میں تھے کہ جو بھی مجھے ملے اس نے یہی کہا کہ ہمارے ایمان اس تقریب نے تازہ کر دیئے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا باہر کی دنیا کے احمدیوں کا بھی یہی حال تھا۔ ہر جگہ سے بے انتہاء خلافت سے محبت اور عقیدت اور اپنے ایمان میں مضبوطی کا اظہار ہو رہا ہے۔ ایک صاحب نے لکھا کہ مجھے لگ رہا ہے کہ مَیں آج نئے سرے سے احمدی ہوا ہوں۔ کئی ایسے جو بعض شکوک میں مبتلا تھے گو انہوں نے بیعت تو کر لی تھی خلافت خامسہ کی لیکن ان کے دل اس بات پر راضی نہیں تھے انہوں نے لکھا کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور استغفار بھی کی اور آپ سے بھی عہد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریر کی برکت سے ہمارے دلوں کو صاف کیا ہے بلکہ کہنا چاہئے کہ دھو کر چمکا دیا ہے۔ اس کے بعد ہم اب خلافت احمدیہ کے لئے ہر قربانی کے لئے سچے دل سے تیار رہیں گے اور اپنی نسلوں میں بھی وہ روح پھونکنے کی کوشش کریں گے جو ہمیشہ ان کو خلافت کے فیض سے فیضیاب ہونے والا رکھے۔

ایک لکھنے والے نے لکھا کہ اگر مُردوں کو زندہ کرنے کا ذریعہ کوئی تقریب بن سکتی ہے تو وہ یہ تقریب اور آپ کا خطاب تھا۔ خدا کرے کہ حقیقت میں ایک انقلاب اس تقریب سے دنیائے احمدیت پر آیا ہو اور وہ قائم بھی رہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اپنے دلوں کی پاک تبدیلیوں کو ہمیشہ قائم رکھنے والے بنے رہیں۔ اس وقت وہاں اردگرد کے ماحول میں ایکسیل (Excel) سنٹر کے مقامی لوگ بھی حیرت سے لوگوں کو جمع ہوتے اور ایک عجیب کیفیت میں دیکھ کر حیران تھے کہ یہ کون لوگ ہیں۔ عموماً تو یہ تاثر ہے کہ مسلمان ڈسپلنڈ (Disceplend) نہیں ہوتے، عجیب و غریب ان کی روایات ہیں۔ یہی مغرب میں تاثر دیا گیا ہے۔ لیکن اُس وقت ان کی حالت عجیب تھی اور یہ دیکھ رہے تھے کہ یہ تو عجیب قسم کے لوگ ہیں جو لگتے تو مسلمان ہیں لیکن ان میں ایک طرح کی تنظیم ہے۔ ایشیائی اکثریت ہونے کے باوجود ان میں مختلف قومیتوں کے لوگ بھی شامل ہیں اور ہر بچے، جوان، مرد، عورت اور مختلف قوموں کے لوگوں کا رخ جو ہے ایک طرف ہے۔ خلافت سے محبت اور عقیدت جو ان کے دلوں میں ہے اس کا اظہار ان کے چہروں سے بھی ظاہر و عیاں ہے بلکہ جسم کے ہر عضو سے ہو رہا ہے۔

Excel سنٹر کی ایک سیکورٹی خاتون کارکن جو وہاں تھیں، انہوں نے ہماری خواتین کو کہا کہ یہ ایسا نظارہ ہے جو میرے لئے بالکل نیا ہے، بالکل ایک نیا تجربہ ہے اور اس کو دیکھ کر آج مجھے پتہ چلا کہ اسلام کیا ہے۔ مَیں تو اس نظارے کو دیکھ کر ہی مسلمان ہونا چاہتی ہوں۔ بہرحال ان لوگوں میں تو عارضی کیفیت فوری ردّعمل کے طور پیدا ہوتی ہے، اس کا اظہار بھی کر دیتے ہیں لیکن دعا ہے کہ اس خاتون اور اس جیسے بہت سوں کے دلوں میں یہ نظارہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ ہمارا مقصد اور مدعا تو یہی ہے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ چاہے جس ڈھب سے بھی کوئی سمجھے یا کسی بات سے بھی کوئی سمجھے۔ پس اس خلافت جوبلی کے جلسہ میں جس میں اپنوں اور غیروں نے وحدت کی ایک نئی شان دیکھی ہے یہ آج صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا خاصہ ہے۔ آج اس وحدت کی وجہ سے عافیت کے حصار میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق کوئی جماعت ہے تو وہ صرف اور صرف مسیح محمدی کی جماعت ہے۔ باقی سب انتشار کا شکار ہیں اور رہیں گے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر نہیں کریں گے۔ جب تک کہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو نہیں مانیں گے کہ جب میرا مسیح و مہدی ظاہر ہو تو اس کو میرا اسلام پہنچاؤ۔

مسلمانوں کی حالت اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ غیر مذاہب کی خدا تعالیٰ سے دُوری اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ شیطان کی گود میں جا پڑے ہیں۔ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول چکے ہیں۔ اس مقصد کو بھول چکے ہیں جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ بلکہ اب تو اس کا فہم و ادراک بھی ان کو نہیں رہا کہ ان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔

پس آج اگر کوئی جماعت ہے تو یہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے جو اس مقصد کو جانتی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتی ہے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ہے جس نے اس عروۂ وُثقیٰ کو پکڑا ہوا ہے جس سے ان کے صحیح راستوں کا تعین ہوتا رہتا ہے۔ اس مضبوط کڑے کو پکڑا ہوا ہے جس کے نہ ٹوٹنے کی ضمانت خود خدا تعالیٰ نے دی۔ اللہ تعالیٰ نے آج اپنے فضل سے احمدیوں کو اس برتن کے کڑے کو مضبوطی سے پکڑایا ہوا ہے جس میں مسیح محمدی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے تازہ بتازہ روحانی پانی بھر دیا ہے۔ وہ زندگی بخش پانی جس کو پینے سے روحانیت کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار ایک مومن طے کر سکتا ہے۔ پھر اس مضبوط کڑے کو پکڑنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اس پکڑے رہنے والوں کے ایمان ہمیشہ سلامت رہیں گے۔ مسیح محمدی کی غلامی میں آ کر اس سے عہد بیعت باندھنے والے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے اپنے ایمان میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ ہر حالت میں ہر مخالفت کے دور میں اس کڑے کے پکڑے رہنے والوں کے ایمان محفوظ رہیں گے۔ اس کڑے سے چمٹنے والا مومن اپنی جان تو دے سکتا ہے لیکن اس کڑے کو نہیں چھوڑتا جس کے چھوڑنے سے اس کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہو۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ مخالفت کی آندھیاں حقیقی مومنین کو ان کے ایمان کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں۔ ماؤں کے سامنے بیٹے قتل کئے گئے، بیٹوں کے سامنے باپوں کو آہستہ آہستہ اذیت دے کر مارا گیا، شہید کیا گیا، باپوں کے سامنے بیٹوں کو شہید کیا گیا۔ پھر احمدیت کو چھوڑنے کے لئے انتہائی اذیت سے کئی احمدیوں کو گزرنا پڑا۔ آہستہ آہستہ ٹارچر دے کر مارا گیا۔ اور یہ دُور کے واقعات نہیں ہیں۔ اس سال بھی کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ لیکن جس ایمان پر وہ قائم ہو چکے تھے یہ اذیتیں اُن کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں لا سکیں۔

پس آج جب ہم جوبلی کی خوشی منا رہے ہیں تو دراصل یہ خوشی خلافت کے سو سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کی خوشی ہے اور اس سو سال میں جو لہلہاتے باغ اس انعام سے چمٹے رہنے کی وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کئے، اس کی خوشی میں ہے۔ ان لہلہاتے باغوں کو دیکھ کر جب ہم خوش ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں تو ان شہدائے احمدیت کو بھی یاد رکھیں اور ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے بھی دعائیں کریں جنہوں نے اپنے خون سے ان باغوں کو سینچا ہے۔ اپنے ایمان کی مضبوطی کی وہ مثالیں قائم کی ہیں جو تاریخ کے سنہری باب ہیں۔

عُرْوَہ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایسا سبزہ زار جو ہمیشہ سرسبز رہتا ہے۔ بارش کی کمی بھی اس پر کبھی خشکی نہیں آنے دیتی۔ پس یہ ایسا سبزہ زار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کی وجہ سے جماعت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو عطا کیا ہے جو ہمیشہ سرسبز رہنے کے لئے ہے۔ جس کو شبنم کی نمی بھی لہلہاتی کھیتیوں میں اور سرسبز باغات کی شکل میں قائم رکھتی ہے۔ پس اس عُروَۂ وثقیٰ کو پکڑے رہیں گے تو انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ جس نے شیطان کی باتوں کا انکار کیا اور ایمان پر قائم رہا تو فرمایا کہ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا (البقرہ: 257) یعنی ایک نہایت قابل اعتماد مضبوط چیز کو مضبوطی سے پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور پھر آخر پر فرمایا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (البقرہ: 257) اللہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ پس جو لوگ دلوں کی صفائی کے ساتھ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے چمٹے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس سے اِس مضبوط کڑے سے چمٹے رہنے کے لئے دعائیں مانگتے رہیں گے تو ایسے لوگ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بہت دعائیں سننے والا ہے۔ وہ ہمارے دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔ وہ نیک نیتی سے کی گئیں دعاؤں اور کوششوں کو ضائع نہیں کرے گا اور ہمارے دل بھی ایمان سے لبریز رہیں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعام سے فیضیاب بھی ہوتے رہیں گے۔ ہمارا ایمان بھی، ہم میں سے ہر ایک کا ایمان بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا اور معمولی کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ہمارے نیک نیت ہونے کی وجہ سے ہم میں بھی اور ہماری نسلوں میں بھی ایسا ایمان پیدا کرتا چلا جائے گا جس سے ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی لہلہاتی فصلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

پس آج خلافت کے سو سال پورے ہونے پر ہم جو نظارے دیکھ رہے ہیں، ایمانوں کو تازہ کر رہے ہیں، جماعت کی وحدت اور ترقی کی ہری بھری فصلیں ہمیں نظر آ رہی ہیں۔ غیروں کو بھی عجیب سا لگ رہا ہے اور بعض حاسدوں کو حسد میں بڑھا بھی رہا ہے، جیسا کہ پاکستان کے حالات ہیں۔ یہ بھی اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے اور خلافت سے چمٹے رہنے کی وجہ سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”پہلے نبیوں کے معجزات ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے مگر ہمارے نبی ﷺ کے معجزات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں“۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 468-469)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہمیشہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ بھی اور اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ بھی ہر احمدی کو حقیقت میں چمٹائے رکھے۔ اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والا بنائے رکھے۔ اور خلافت احمدیہ کی حفاظت کے لئے قربانی کے عہد کو پورا کرنے والا بنائے رکھے۔ اور آج ہم نے جو نظارے دیکھے، جو ایک اکائی دیکھی، جو وحدت دیکھی، خلافت سے محبت و وفا کے جذبات کا اظہار و یکجہتی جو غیروں کے لئے ایک متاثر کرنے والی چیز اور ایک معجزہ تھا اسے قائم رکھنے کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے حضور ہم جھکنے والے بنے رہیں تا کہ اس شکر گزاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے انعاموں کو ہم میں سے ہر ایک کے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے بھی دائمی کر دے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مومنین سے وعدہ ہے کہ اگر تم شکر گزار بنو گے تو مَیں اپنے انعام مزید بڑھاؤں گا۔ تمہارے ایمانوں کو مزید ترقی دوں گا۔ نتیجۃً تم میرے فضلوں کے وارث بنتے چلے جاؤ گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم: 8) یعنی اور جب تمہارے ربّ نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

آج ان دنوں مَیں جب اپنی ڈاک دیکھتا ہوں تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ سوچتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں۔ اس کے انعامات کی بارش اس طرح جماعت پر ہو رہی ہے کہ اس کے مقابل پر اگر جسم کا رُواں رُواں بھی شکر گزار ہو جائے تو شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت کس طرح اللہ تعالیٰ

کے اس انعام پر جو خلافت کی صورت میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو دیا ہے شکر گزار بنتی ہے۔ اتنے زیادہ شکر گزاری کے خطوط آرہے ہیں کہ مَیں بغیر کسی شک کے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ایسے افراد ہیں جو شکر گزاری میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں۔ اور جب تک ایسے شکر گزاری کے جذبے بڑھتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث ہم بنتے چلے جائیں گے اور ہماری نسلیں بھی بنتی چلی جائیں گی۔

پس اس شکر گزاری کے جذبے کو کبھی ماند نہ پڑنے دیں کہ یہی شکر گزاری ہے جو ہمارے لئے نئے سے نئے سرسبز باغوں کو لگاتی چلی جائے گی اور ہمارے ایمانوں میں ترقی کا باعث بنے گی۔ آج جب دنیا لہو ولعب میں مبتلا ہے اور کوئی ان کی راہنمائی کرنے والا نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ایک واحد جماعت ہے جو خلافت کے جھنڈے تلے اپنی سمتیں درست کرتی رہتی ہے۔ یہ یقیناً ایسا انعام ہے جس کے شکر کا حق تو ادا نہیں ہو سکتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم شکر ادا کرنے کی کوشش بھی کرتے رہو گے صرف زبانی نہیں بلکہ عملوں کی درستگی کی کوشش کی صورت میں تو تب بھی مَیں اپنے انعامات سے تمہیں نوازتا رہوں گا۔

پس اس کے لئے دعا بھی کرتے رہیں۔ آپ میرے لئے دعا کریں اور مَیں آپ کے لئے دعا کروں تاکہ یہ شکر گزاری کے جذبات اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کبھی ختم نہ ہوں اور ہر آن اور ہر لحظہ بڑھتے چلے جائیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بے شمار فیکسیں اور خطوط بچوں، بہنوں اور بھائیوں کے آرہے ہیں۔ مَیں کوشش تو کرتا ہوں کہ ان شکر گزاری اور اخلاص سے بھرے ہوئے خطوط کا جواب دوں اور جلدی جواب دوں لیکن دیر ہو سکتی ہے کیونکہ آج کل مصروفیت ہے کچھ دَوروں کی تیاری کی وجہ سے بھی۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا اور دوبارہ کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ایمان اور اخلاص کو بڑھائے۔ ایسے ایسے خط ہیں کہ مَیں جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہوں۔ کیسے کیسے حسین خوبصورت پھول اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چمن میں کھلائے ہوئے ہیں جن کی خوبصورتی کا بیان بھی بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ آپ سب کو ایمان اور اخلاص میں بڑھاتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں میں سے ایک انعام اس زمانے کی ایجاد سیٹلائٹ ٹیلی ویژن بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا ہے۔ اس کے بارہ میں مَیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ اس میں بہت سارے ہمارے والنٹیئرز بھی کام کرتے ہیں اور بڑی محنت سے کام کرتے ہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو Paid ملازمین ہیں۔ اکثر اپنا وقت بغیر کسی معاوضے کے دیتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ تمام پروگرام دنیا دیکھتی بھی ہے۔ اس کو کامیاب بنانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسا کام کر رہے ہیں تاکہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دکھا سکیں اور اس وحدت کے نظارے دکھا سکیں جو اللہ تعالیٰ نے انعام کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو عطا فرمائے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے پیغام کو دنیا تک پہنچا سکیں۔ تاکہ سعید روحوں کو اس طرف توجہ پیدا ہو تو حق کو پہچان سکیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہامات کے ذریعہ جماعت کی ترقی کی خبریں دیں اور آپؑ کو یقین سے پُر فرمایا کہ یقیناً آپؑ کا غلبہ ہونا ہے، جماعت کا غلبہ ہے۔ جیسا کہ بے شمار الہامات اس بارہ میں ہیں۔ ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:22) یہ آپؑ کو الہام بھی ہوا تھا آیت بھی ہے۔ تو آپؑ نے اس کا یہی ترجمہ فرمایا کہ خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کا رسول غالب رہیں گے۔ یہاں اسلام کی طرف بھی اشارہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی طرف بھی۔ کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی ترقی آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستہ ہے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو غلبہ عطا فرمانا ہے۔ لیکن اس کے لئے دنیاوی سامان بھی ہوتے ہیں اور یہ سامان بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے اور فرما تا رہا ہے اور اب بھی فرما رہا ہے۔ آپؑ نے اپنے زمانے میں جو کتب لکھیں اور ان کی اشاعت کی، بلکہ ایک خزانہ تھا جو کہ دیا اور دنیا کے سامنے پیش فرمایا وہ بھی اس غلبہ کے لئے ایک ذریعہ تھا۔ اور اب اس زمانہ میں اس خزانے کو ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا تک پہنچانے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں۔ پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جاری کردہ آپؑ کی خلافت کے نظام کی برکات ہیں، ان کو دکھانے کا ذریعہ بھی ایم ٹی اے کو بنایا۔ پس ایم ٹی اے ان سامانوں میں سے ایک سامان ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا اور پہنچا رہا ہے اور اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ اس زمانے کی ایجادات کا اگر صحیح استعمال ہو رہا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔

اِس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین اسلام کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیئے۔ پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔ جو اُن مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد تھے۔ یعنی وہ کام جو آپؑ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کئے تھے اور اس زمانے میں وہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد تھے۔ گویا اُن کاموں کو آگے چلاتے چلے جانا آپؑ کے سپرد ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے سپرد فرمائے تھے۔ جس میں معجزات دکھانا بھی تھا۔ جس میں دلوں کا تزکیہ بھی تھا۔ جس میں قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلانا بھی ہے۔ جس میں انسانیت میں حکمت کے موتی بکھیرنا بھی ہے۔ اور اگر آج ہم دیکھیں تو اس زمانے میں اس زمانے کی ایجادوں کا صحیح استعمال کرتے ہوئے باوجود اسلامی ملکوں کے چینلوں کے اور اس کے علاوہ بعض اسلامی تنظیموں کے چینلوں کے صرف اور صرف ایم ٹی اے ہے جو ان تمام کاموں کو انجام دے رہا ہے۔ اگر غور سے انہیں سنیں تو یہ چاروں باتیں آپ کو نظر نہیں آئیں گی۔ اگر ایک بات صحیح کرتے ہیں تو دوسری جگہ ایک ایسی مضحکہ خیز بات کر جاتے ہیں جس سے کوئی عقلمند انسان اسلام کا صحیح تصور قائم نہیں کر سکتا۔ پھر دنیا کے دوسرے ٹی وی چینل ہیں ان کا اشتہاروں کے بغیر چلنا مشکل ہے جس میں لغویات اور بے ہودگیاں ہیں۔ اسلامی ملکوں کے چینلز کا بھی یہی حال ہے کہ تفریح کے نام پر پروگرام بھی لغو اور بے ہودہ ہیں۔ پس آج ایک ہی چینل ہے جو مسیح محمدی کے غلاموں کا ہے جو انسان کی پیدائش کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ اس مقصد کو پورا کر رہا ہے جو آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد ہے۔ تو اس طرف بھی احمدیوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے کہ اپنی تربیت کے لئے بھی اور اس لئے بھی کہ آخر بڑی محنت سے یہ چینلز چل رہے ہیں، ان کو باقاعدہ دیکھا کریں، سنا کریں۔ خاص طور پر خطبات اور جو دوسرے عام تربیتی پروگرام ہیں اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بات اس طرف توجہ مبذول کروانے کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں انعامات دیئے ہیں ان کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے انعام کا شکر ادا کریں جو خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اپنے وعدوں کے مطابق عطا فرمایا ہے۔ اور یہ پیغام ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں پہنچتا ہے۔ یہ بھی بات واضح ہونی چاہئے کہ اگر خلافت نہ ہوتی تو جتنی چاہے نیک نیتی سے کوششیں ہوتیں نہ کسی انجمن سے اور نہ کسی ادارے سے یہ چینل اس طرح چل سکتا تھا۔ تو یہ جو ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ اس لئے اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے اور ان باتوں کا جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے کہ خلافت کے بغیر نہیں چل سکتی تھیں۔ اس لئے کیا ہے کہ ہر ایک کو یہ احساس پیدا ہوتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے جو جو نظام بھی جاری فرمایا اس کو خلافت کے انعام سے باندھا ہے۔ پس ہمیشہ اس کی قدر کرتے رہیں۔

اس خلافت جوبلی کی تقریب سے ہر احمدی میں جو تبدیلی پیدا ہوئی ہے یہ عارضی تبدیلی نہ ہو، عارضی جوش نہ ہو، بلکہ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں اور جگالی کرتے رہیں اور اس کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ مَیں نے جو عہد لیا تھا اس عہد کا بھی بڑا اثر ہوا ہے۔ ہر ایک پر یہ اثر ظاہر ہو رہا ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جو عہد کرو اسے پورا کرو کیونکہ تمہارے عہدوں کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔

پس آج جب کہ یہ بات ابھی آپ کے ذہنوں میں تازہ ہے، مَیں اس بات کو اس لئے دہرا رہا ہوں کہ اس بات کو ہمیشہ تازہ رکھیں اور یہ عہد آپ میں مزید مضبوطی پیدا کرتا چلا جائے۔ یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی عہد بھی، کوئی بات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔ کئیوں کو احساس بھی ہے۔ خطوط میں بھی لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے تو عہد کیا ہے اب ہم انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے، کار بند رہیں گے۔ لیکن یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اس کے فضلوں کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے طریقہ بتایا ہے اس پر بھی عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنی عبادتوں کے معیار پہلے سے بڑھائیں۔ اس میں بڑھیں۔ نیکیوں میں پہلے سے بڑھیں اور اعمال صالحہ بجالانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ نیکیوں میں نظام جماعت کی اطاعت بھی ایک اہم بات ہے۔ خلافت کی اطاعت میں نظام جماعت کی اطاعت بھی ایک اہم بات ہے۔ اس کے بغیر نہ نیکیاں ہیں اور نہ عہد کی پابندی ہے۔ نظام جماعت بھی خلافت کو قائم کرتا ہے اس لئے اس کی پابندی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق دے کہ وہ اپنے عہد پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہوتا چلا جائے۔

27 مئی کو اللہ تعالیٰ نے ایک یہ خوشخبری بھی ہمیں دی۔ بڑی دیر سے اٹلی (Italy) میں مشن و مسجد کے لئے کوشش ہو رہی تھی اس کے لئے جگہ نہیں مل رہی تھی۔ تو اب عین 27 مئی کو کونسل نے بُلا کے ایک ٹکڑہ زمین کا اس مقصد کے لئے دیا ہے۔ سودا ہو گیا ہے۔ اس ملک میں جہاں عیسائیت کی خلافت اب تک قائم ہے اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ایک ایسی جگہ عطا فرمائی ہے جہاں انشاء اللہ تعالیٰ مسیح محمدی کے غلاموں کا ایک مرکز قائم ہوگا اور ایک مسجد بنے گی جہاں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اسی طرح ہمارا یہ جو فنکشن تھا جو یہاں ہوا، اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ باوجود مولویوں کے شور کے پاکستان میں بھی جماعتوں نے اس میں شمولیت اختیار کی اور اپنے طور پر بھی جو ان کے پروگرام تھے وہ پورے کئے۔ گو کہ اس کے بعد آج یا کل پابندی لگ گئی۔ لیکن جماعت کو وہاں اُس طرح سے محرومی کا وہ احساس نہیں رہا جس طرح 1989ء میں صد سالہ جوبلی پر ہوا تھا کہ ساری تیاریوں کے باوجود حکومت کی طرف سے ایک

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

آرڈیننس آیا تھا جس کے تحت جماعت احمدیہ کسی بھی قسم کا خوشی کا پروگرام نہیں کرسکتی تھی۔ نہ ہی بچوں میں اردگرد مٹھائی اور ٹافیاں تقسیم کرسکتی تھی۔ یہ حال تھا اس ملک کا اور ہے اور اس وقت فکر یہی تھی کہ کیونکہ اب بھی پنجاب میں وہی حکومت تھی جو اس زمانے میں تھی۔ لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور وہ دور گزر گیا اور 27 مئی کا جلسہ بھی جس طرح منانا تھا منایا، دوسرے فنکشن بھی کئے۔ کھانے اور مٹھائی وغیرہ بھی تقسیم کرنی تھی وہ بھی ہوگئی۔ حال ان کا یہ ہے، ان مولویوں کی عقل کا تو یہ حال ہے کہ یہ کیونکہ خاموشی سے ہوگیا تھا زیادہ شور نہیں تھا اس لئے بعضوں کو پتہ بھی نہیں لگا اور ان کا خیال تھا کہ شاید حکومت نے روک دیا ہے۔ یا حکومت کی طرف سے اعلان بھی اخباروں میں آگئے لیکن اتنی سختی نہیں ہوئی۔ بہر حال مولویوں نے یہ بیان دیئے کہ قادیانیوں کو یہ فنکشن نہیں کرنے دیا گیا اور بچوں کو مٹھائی تقسیم نہیں کرنے دی گئی اور خوشی نہیں منانے دی گئی تو یہ حکومت نے بہت اہم کام سرانجام دیا ہے اور اُمّت مسلمہ کو اس بات سے تباہی سے بچالیا ہے۔ اُمّت مسلمہ کی تباہی صرف بچوں کو مٹھائی کھلانے سے ہونی تھی۔ یہ تو ان کی عقلوں کا حال ہے اور نہیں جانتے کہ اس وجہ سے خود تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہے ہیں۔ اس لئے پاکستان کے لئے بھی دعا کریں۔ ان مُلّاؤں کو تو شاید عقل نہیں آنی لیکن جو عوام ہیں ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستے پر چلائے۔ سیاستدان جو وہاں کے ہیں وہ صرف اپنی خود غرضیوں میں نہ پڑے رہیں بلکہ حکومت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ غریبوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس وقت جو پاکستان کے حالات ہیں وہ انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ خزانہ خالی ہے۔ کھانے کو کچھ نہیں لیکن اس کے باوجود لوٹ مار مچی ہوئی ہے۔ قدم قدم پر رشوت لی جاتی ہے۔ عوام بھوکے مر رہے ہیں اُس کی کوئی پرواہ نہیں۔ صرف اپنی کرسیوں کی آج کل ان کو پرواہ پڑی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ عوام پر بھی رحم کرے۔ تو جہاں ہم خوشی مناتے ہیں دنیا کے دوسرے احمدی بھی خوشی منا رہے ہیں، خلافت جوبلی بھی منا رہے ہیں، شکرانے کے طور پر دوسرے پروگرام کر رہے ہیں، پاکستان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان غریبوں کی حالت بھی سنوارے۔ اگر حکمران ظالم ہیں تو ان سے بھی نجات دلائے اور ان کو صحیح راستے پر چلائے۔ مسلمان ملکوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو مسیح محمدی کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور عموماً دنیا کے لئے بھی دعا کریں کہ جس طرح وہ تباہی کی طرف جا رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے عذابوں سے انہیں محفوظ رکھے اور حقیقت پہچاننے کی توفیق دے تا کہ دنیا ایسے نظارے دیکھے جہاں صرف اور صرف خدا کی حکومت ہو اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا لہراتا ہو۔ آمین

☆ ☆ ☆

بقیہ خلاصہ اختتامی خطاب حضور انور جلسہ سالانہ یو کے 2008

رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا"

پس یہ غلبہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کیلئے مقدر کر رکھا ہے اور آپ کے بعد اللہ کی تائیدات اس غلبہ کے سامان پیدا فرما رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوابوں اور کشوف کے ذریعہ سعید روحوں کو جماعت میں شامل ہونے کی تحریک کر رہا ہے۔ فرمایا اللہ کا غلبہ کا وعدہ ہے لیکن اس کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی لگائی ہیں فرمایا جو لوگ ایمان لائے ہیں ایسا ایمان جس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ خدا کے پسندیدہ ہیں اور اُن کا قدم صدق کے قدم پر ہے نیز فرمایا کہ اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اس کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنہ اور آسمان میں نہ زمین میں جب اللہ کو تمام طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہو تو اس کی عبادت کا حق ادا ... عبادات ہی ہیں جو ہمیں تقویٰ پر چلاتے ہوئے کامیابیاں عطا کریں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے د... قدرت کے ذریعہ جس غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے اس کے متعلق یہ شرط ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہوں گے ہر قسم کے شرک سے پاک ہوں گے۔ فرمایا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَايُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا کہ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ پس ہر قسم کے شرک سے پاک رہنے اور اللہ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے سے ہی حقیقی اور کامل غلبہ عطا ہوگا اور اسی سے اللہ تعالیٰ دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل نہیں لیکن نیک نیتی سے اللہ سے پوچھتے ہیں اللہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے متعلق خواب کے ذریعہ جواب دیتا ہے تو وہ جو ایمان لائے ہیں اللہ ان کو کیوں جواب نہیں دے گا۔ پھر اللہ نے اپنے سے تعلق قائم کرنے کا ذریعہ یہ بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو کہ اب آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت کے بغیر خدا سے تعلق نہیں ہو سکتا۔ اللہ کا محبوب بننے کیلئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کی جائے اور آپ پر درود بھیجا جائے۔ تب اللہ تعالیٰ گناہوں سے نجات عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الزمر ۵۴)

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الزمر: ۵۴) یعنی تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے یعنی وہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ عام مخلوق۔ پس اگر تم خدا سے پیار کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے سب حکموں پر عمل کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا اور اس کے لئے سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ مومن آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے۔ فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم اس نبیؐ پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام بھیجو۔ پس اللہ کے فضل کو تبھی جذب کر سکو گے جب آنحضرت ﷺ سے پیار کرو گے اور آپؐ پر درود بھیجو گے اللہ اور اس کے فرشتے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اے ایمان والو تم بھی اس نبی اقدس پر خوب خوب درود اور سلام بھیجو پس اپنے پیارے کی تعریف کو خدا نے محدود نہیں رکھا اور مسلسل اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما رہا ہے اور اللہ کے فرشتے آپؐ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر انسان کیلئے خدا کا قرب پانے کا اس کے علاوہ کوئی طریق ہی نہیں۔ پس ہر احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ خلافت احمدیہ کی پہلی صدی ہم درود کے ذریعہ پوری کر رہے ہیں لیکن یہ کام ختم نہیں ہوگا بلکہ یہاں صدی کا اختتام اور نئی صدی کا آغاز ہمارے سامنے نئے ہدف اور نئے ٹارگیٹ رکھ رہا ہے۔ ہم نے دنیا میں ہر فرد تک پیغام پہنچانا ہے ہر شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے اور ہر احمدی نے اس کا عہد کیا ہے۔ پس کثرت سے درود پڑھو اور اس کیلئے خاص کوشش کی ضرورت ہے۔ دنیا آج آنحضرت ﷺ کے مقام سے نا آشنا ہے۔ ہم نے دنیا کو نہ صرف آنحضرت کی پہچان کرانی ہے بلکہ آپ پر درود بھیجنے والا بنانا ہے تب یہ دنیا خدا کی رحمتوں کی وارث بن جائے گی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پھر اپنے فیوض واپس لیکر آتا ہے اور اس طرح اس درود کا آخری فیض بھی ہم کو پہنچتا ہے۔ پس جب ہم آپ کے مرتبے اور درجے کی ترقی کیلئے دعا کرتے ہیں تو دراصل ہم اپنے درجہ اور مرتبہ کیلئے دعا کر رہے ہوتے ہیں اور اس طرح اللہ کی رحمتوں کے وارث بنتے ہیں اور اسی طرح جب ہم اللّٰھم بارک کہتے ہیں تو ہم یہی کہتے ہیں کہ اے اللہ! ان بھلائیوں کو بڑھاتا چلا جا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے "صلِّ" اور "بارِک" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ صلِّ بطور بیج کے ہے اور بارِک اس سے بڑھ کر ترقی ہے۔ پس جماعت جب من حیث الجماعت درود پڑھے گی تو آنحضرت ﷺ کی برکات تمام جماعت کو ملیں گی۔ پس ہمارا کام دعاؤں کی قبولیت کیلئے درود شریف کی طرف توجہ دینا ہے اور اسلام کے پیغام کو پہلے سے بڑھ کر دنیا میں پہنچانا ہے اگر ہم اس اہمیت کو سمجھتے ہوئے درود پڑھیں گے تو ہم ان تمام برکات اور فیوض کے وارث بنیں گے جو اس درود سے وابستہ ہیں۔ پھر جب ہم درود میں ابراہیمؑ کا ذکر کرتے ہیں تو درود شریف پڑھتے وقت حضرت ابراہیمؑ کی قربانیوں اور دعاؤں کو یاد رکھنا چاہئے جو آپ نے ایک عظیم الشان نبی کی بعثت کیلئے کی تھیں۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سورۃ البقرہ:130) یعنی اے ہمارے رب تو انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھلائے اور ان کا تزکیہ کردے یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

فرمایا یہ دعا اس درود شریف کا انتہائی نتیجہ تھا۔ پس وہ دعا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل میں ایک عظیم رسول مبعوث ہونے کیلئے کی تھی اللہ نے اس کو قبول فرمایا اور تمام دنیا کیلئے اس عظیم الشان رسول کو بھیجا جس نے یہ اعلان فرمایا: قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا...... یعنی تو کہہ دے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ پس آپ کا دعویٰ وسیع ہے۔ اسی طرح آپ کا دعویٰ یہ بھی ہے اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کیلئے دین کامل عطا فرمایا ہے فرمایا: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنی آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا ہے اور تم پر میں نے اپنی نعمت تمام کردی ہے اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کرلیا ہے۔

پس آج اس کامل اور مکمل دین کے ساتھ دنیا کی بقاء وابستہ ہے آج دنیا کی بقاء اس نبی کے ساتھ جڑنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے وابستہ ہے۔ پس یہ پیغام لیکر ہم نے دنیا میں جانا ہے اور دین کے بقاء کے سامان کرنے ہیں۔ اسلام کے خوبصورت اور حسین پیغام کو دین کے ہر فرد تک پہنچانا ہماری خوش قسمتی ہے اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں اور زمانے کے امام کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وعدے ہمیں تسلی دے رہے ہیں پس آج ہر احمدی چاہے وہ عرب کا ہو، افریقہ کا رہنے والا ہو، جزائر میں بسنے والا ہو یا یورپ کا باشندہ ہو یہ عہد کرے اور اس عہد کو اپنے سامنے رکھے کہ ہم نے درود شریف پڑھتے ہوئے جو فضل اور برکات مانگنے ہیں اس سے دنیا کو بھی آشنا کرانا ہے۔ ہم نے ان فیوض اور برکات کو سمیٹتے ہوئے قرآن مجید کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ کیونکہ آج آپ ہی ہیں جنہوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ آج اسلام کی کھوئی ہوئی میراث کے ہم وارث بنائے گئے ہیں اگر ہم نے یہ حق ادا نہ کیا تو ہم کہیں پیچھے نہ رہ جائیں۔ اُٹھیں! اور اپنے فرض کو پہچانیں اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کریں یہی چیز ہے جو ہمیں اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے دن دکھلائے گی اور یہی ذریعہ ہے جو ہماری دعوت الی اللہ میں برکت ڈال سکتا ہے اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم دنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنا سکیں گے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے آپ خلافت سے چمٹے رہیں گے پس نئی صدی کو دعاؤں سے سجاتے رہیں جس طرح بزرگوں نے سجایا تھا۔ ہمارا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے جو مخالفین کی تمام جھوٹی خوشیوں کو پامال کردے گا۔ اب یہ غلبہ صدیوں کی بات نہیں چند دہائیوں کی بات ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خطاب کے اختتام پر حضور نے فرمایا کہ رپورٹ کے مطابق جلسہ کی حاضری 40655 ہے جس میں 85 ممالک کی نمائندگی ہوئی ہے۔

☆☆☆

حب الوطن اور جماعت احمدیہ

از۔ دلاور احمد خان قادیان

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

یوم آزادی کے 61ویں سال کی وطن عزیز ہندوستان کی عوام کو مبارک صد مبارک۔ ہم جنگ آزادی کے پروانوں، شہدائے کرام کو ان کی بے نظیر قربانیوں کی یاد میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ملک کی سالمیت ترقی اور بہبودی کیلئے نیک دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیارے بھارت واسیوں کے باہمی پیار، اٹوٹ محبت و اخوت کی روح کو پروان چڑھائے۔ آمین۔

یوم آزادی کی اہمیت:۔ 15 اگست کا دن ہم سب بھارت واسیوں کو ایک اہم اور تاریخی دن کی یاد دلاتا ہے جب ہم نے تقریباً دوسو سال کی غلامی کی زنجیروں سے نجات حاصل کی تھی۔ اس دن اپنے بزرگوں اور شہیدوں کی یاد کرکے اور خوشیاں مناکر سارے بھارت میں ترنگا جھنڈا لہرا کر ایک دوسرے کو مبارکباد کہہ کر اپنی ذمہ داریاں ختم نہیں کرنی چاہئے، بیشک ہمارا پیارا وطن آج آزاد ہے لیکن ہم میں سے بعض بھارت واسی آزادی مل جانے کے بعد سے لیکر آج تک بے بنیاد غلط فہمیوں، بغض، مذہبی تعصب، غلط سیاست اور ملک کا نظم ونسق برباد کرنے والی پارٹیوں کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

آج بھارت کی آزادی اور آزادی ضمیر پکار پکار کر ہمیں کہہ رہا ہے کہ ملک کی سالمیت، تعمیر وترقی اور سربلندی کیلئے کوشاں ہو جائیں۔ اور وطن میں پرامن فضاء قائم ہو تاکہ مادر وطن کی عوام کے جانی ومالی نقصان سے بچ کر ملکی اتحاد اور سبھی باشندوں میں جذباتی ہم آہنگی پیدا ہو اور ہمارے پیارے ملک کے باشندے بلا لحاظ مذہب وملت، ذات پات اور تہذیب وتمدن کے نیشنلزم کا جذبہ ایسے پیار سے رنگ میں اُجاگر کرنے والے بن جائیں جیسے ایک ہار میں پروئے ہوئے الگ الگ رنگوں کے پھول تاکہ ملک کے آئین کے مطابق سب کو ہر قسم کی آزادی اور ترقی کی مساوی حقوق اور مواقع حاصل ہوں اور پھر سب بھارت واسی متحد ہوکر ایک جان بن کر آپسی بے بنیاد اختلافات اور مذہبی منافرتوں کا خاتمہ کرکے گندی سیاست کی تحریکوں کی کھلے بندوں پرزور مذمت کرکے جو فرقہ واریت کی آگ بھڑکاتی ہے اور ملک کی سالمیت، تعمیر وترقی اور سربلندی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ خیر باد کہنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کیلئے ہر قربانی میں پیش پیش ہونا ضروری ہے۔ جب ایسی صورت پیدا ہو جائے گی تو ہمارا پیارا وطن بھارت ہمیشہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہے گا وہاں دوسرے ملک عزت اور وقار کے ساتھ بھارت کو ترقی یافتہ متمدن ملک کہنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

آزادی ضمیر: سچا مذہب وہ ہی ہے جو انسان کی فطرت کو قائم رکھے اور انسان کی فطرت میں آزادی ودیعت کی گئی ہے یہ ہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بھی ہر ایک کو اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے کے لئے آزادی دے رکھی ہے اور اسی کے ذریعہ ہی اُس کی سزاء اور جزاء مرتب ہوتے ہیں۔ گویا کہ روحانی اور جسمانی طور پر انسان آزاد ہے۔ یہ اُس کا بنیادی حق ہے جسے قرآن نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ اس کیلئے وہ غلاموں کو آزادی کا حکم دیتا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

فک رقبة (سورۃ البلد ۱۰۴)

''غلام کی گردن چھڑانا چوٹی پر چڑھنا ہے''

بہر حال غلامی سے نجات حاصل کرنی چاہئے۔

آزادی ضمیر ہر ایک کو پسند ہے چاہے کسی جانور چرند پرند کو دیکھ لو یا انسان کو ہر ایک چاہتا ہے کہ وہ کھلی فضاء میں آزادانہ سانس لے۔ قرآن کریم کی (سورۃ الکھف 30) میں بھی آزادی ضمیر کی نشاندہی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا۔ یعنی پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کردے۔ مگر یہ یاد رکھے کہ ہم نے ظالموں کے لئے ایک آگ تیار کی ہے پھر سورۃ البقرہ آیت 257 میں لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ یعنی دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں کیونکہ ہدایت اور گمراہی کا باہمی فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔

دراصل یہ قرآنی آیتیں انسانی فطرت کو پیش کررہی ہیں دین ایک راستہ ہے اسی پر چل کر انسان اپنی صحیح فطرت جسے لیکر وہ پیدا ہوا ہے ایسی آزادی سے زندگی بسر کرے جس کی تعلیم خدائے پاک و برتر نے دی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حب الوطن من الایمان یعنی وطن سے محبت کرنا کہ ایمان کا ایک حصہ ہے۔ وطن سے محبت رکھنے والے کسی انعام کی خواہش نہیں رکھتے۔ وہ اپنے وطن کی بہبودی کیلئے ذاتی اغراض اور فائدوں کو قربان کردیتے ہیں وطن کی محبت ایک ایسا نشہ ہے جس سے ہر چھوٹا بڑا سرشار ہوکر جان پر کھیل جاتا ہے یہ پاکیزہ جذبات قدرت کی طرف سے عطا ہوتے ہیں۔ پس خدا اور رسول سے سچی محبت کرنے والی قومیں ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی بات کو پلے باندھ کر عمل کرتی ہیں اور یہی وہ راز ہے جو قومی ترقی کیلئے ایک عظیم سنہرے باب کو کھولتی ہے۔

قومی یکجہتی کا دن: دراصل 15 اگست بھارت کی یوم آزادی کا دن قومی یکجہتی کی طور پر خوشی منانے کا بھی دن ہے۔ یہ ہمارا قومی تہوار ہے۔ آج آزادی کی سانس لیتے ہوئے ہمیں 61 سال گذر چکے ہیں۔ اپنے ہی ملک میں اپنے ہی بھائیوں کے ساتھ ملکر جہاں ہم آزادی کا نعرہ لگاتے ہیں وہیں بعض دفعہ غلط سیاست ہموطنوں کے دلوں میں نفرت پیدا کردیتے ہیں۔ گو ایسے افراد تھوڑے ہی ہوتے ہیں مگر اس سے ہندوستانی اقوام کے باہمی اتفاق واتحاد اور سیاسی مساوات ورواداری کو تو دھکا لگ جاتا ہے۔

جمہوری نظام میں سیاسی پارٹیوں کا رول: ہمارے ملک کا نظام جمہوری ہے۔ مختلف سیاسی پارٹیاں ہیں جو اپنے اپنے طور طریقے سے حکومت کی باگ دوڑ سنبھالنا چاہتی ہیں۔ مختلف پروپیگنڈے اور اشتہار کے ذریعہ عوام کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ لیکن ملک کی سالمیت عوام کی بہبودی کے جو وعدے کئے جاتے ہیں اس کو کیسے پورا کیا جاتا ہے یہ سب بھارتیہ جانتے ہیں۔ بعض مقامات پر الیکشن کے دوران دنگے فساد ہو جاتے ہیں۔ اکثر سیاسی پارٹیاں صرف اپنے مفاد کو پیش نظر رکھتی ہیں اور ایسا جوش دکھلاتی ہیں کہ ہوش والی کوئی بات سامنے نہیں آتی۔

ہمارے ملک میں ہر رنگ ونسل کی قومیں اور مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ ان کا بھی سیاست میں بہت بڑا رول ہے۔ اگر ہر ایک مذہب وملت کے لوگ اور ان کے لیڈر صاحبان ایکجان ہوکر ملک کی سالمیت تعمیر وترقی اور سربلندی کے لئے جو سیاسی پارٹیاں کوشاں ہیں ان کا ساتھ دیں تو بھارت واسیوں کے اندرونی دلوں کی تلخیاں ختم ہو جاتی ہیں اور اس سے بھارت کی عظمت بڑھتی ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمہ ارشاد خداوندی کے مطابق اس طرز عمل کو اختیار کرتی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ (سورۃ النساء 59)

یعنی اللہ تمہیں یقیناً اس بات کا حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں (اس سے مراد حکومت) ان کے مستحقوں کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے فیصلہ کرو۔ اللہ جس بات کی تمہیں نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً بہت ہی اچھی ہے اللہ بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی عقل کو اس قابل بنایا ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرکے جستجو کرے تو ضرور راہنمائی ہوتی ہے ''عقل خود اندھی ہے نیز الہام نہ ہو'' بانی جماعت احمدیہ نے اسی موقف کو پیش کیا ہے۔ اگر اس دلیل کو پیش کیا جائے تو دنیا والے کہیں گے کہ یہ خدا کے برگزیدہ لوگ۔ ہی کر سکتے ہیں لیکن عام دنیاوی معاملات میں ہر انسان جانتا ہے اور اپنا برا بھلا بھی سمجھتا ہے اگر وہ صرف اور صرف اپنے ملک کی محبت اور بھلائی کیلئے جس بھی حکومت کو وہ بہتر سمجھتا ہے ووٹ دے تو اُس کا ووٹ واقع ہی صحیح نشانہ پر جا لگے گا۔

پس آج کے دور میں قرآنی تعلیم پر چلنا ہی ملک کی سالمیت اور بہبودی کیلئے بہتر ثابت ہوگا۔

جہاں قرآنی تعلیم یہ بیان کی گئی ہے کہ اپنا حق ووٹ امانت کے ساتھ دو وہاں حکام کو بھی نصیحت کی ہے کہ حقدار کو اس کا حق دیا جائے۔ جس میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ عادل کہلاتا ہے۔ اس طرح قرآن مجید نے عدل کا حکم دیا اور ساتھ کہا کہ عدل کے ساتھ تم اور احسان کرو۔ اس طرح انصاف اور احسان کو بھی پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ انصاف یہ ہے کہ اُس کے ساتھ اُس کی مخلوق کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ بندوں سے انصاف یہ ہے کہ اُن کے حقوق نہ مارے جائیں جو جیسا سلوک کرے اس کے مناسب حال اُس کا بدلہ دیا جائے۔ قرآن مجید میں اطاعت کی بڑی تاکید کی گئی ہے جیسے فرمایا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

یعنی اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم پر حاکم ہوں اُن کی بھی فرمانبرداری کرو۔ جو فرمانبرداری کرے اُسے عربی میں مطیع کہتے ہیں اور جس کی فرمانبرداری کی جائے اُسے مطاع کہتے ہیں۔ اطاعت کی ضد بغاوت ہے۔ یعنی نافرمانی۔ قرآن مجید میں اس سے بچنے کی تاکید آئی ہے فرمایا وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں روکتا ہے بےحیائی اور برائی اور بغاوت سے۔

قرآنی تعلیمات کی رو سے جماعت احمدیہ کے افراد جب بھی جس بھی پارٹی کی حکومت بن جاتی ہے بیشک اُسے ہم نے ووٹ دیا ہو یا نہ دیا ہو۔ اس حکومت کے ساتھ کامل وفاداری کا اعلیٰ نمونہ دکھلاتے ہیں۔ یہی تعلیم دنیا میں بسنے والے 190 ممالک کے احمدیوں کو ہے۔ دنیا کی حکومتیں بھی جماعت کی اس کامل وفاداری اور محبت اور وطن عزیز کی خوشی کے موقعہ پر اس کا اظہار بیان کرتی رہتی ہیں جس کا کہ ہم سب کو فخر ہے کہ ہم واقعی میں ایک سچے محب وطن ہیں اور اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کررہے ہیں۔

جماعت احمدیہ مسلمہ کی قومی اور ملکی خدمات:۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کی قومی اور ملکی خدمات کبیر ملک کی حکومت خود گواہ ہے۔ افراد جماعت احمدیہ اپنے ملک اور وطن کیلئے ہمیشہ قربانی دیتے رہے ہیں اور ملک میں امن اور شانتی کی بحالی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ غرضیکہ یوم آزادی کی قدر جیسا ایک احمدی کرتا ہے اُس کا عشر عشیر کہیں نہیں ملے گا۔ بعض پارٹیاں مذہبی ہوں یا سیاسی، حکومت سے ٹکراؤ کی خاطر ہڑتال اور سرکاری عمارتوں کی توڑ پھوڑ کرکے اپنی بات منوانے اور باور کروانے کی کوشش کرتی ہیں لیکن جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ایسے گھناؤنے کام سے پرہیز کیا ہے بلکہ سختی سے اپنی جماعت کے ہر فرد کو تاکید کی ہے کہ گندی سیاست کے ساتھ نہ ملو نہ ہڑتال اور حکومت سے ٹکراؤ کی بات کرو بلکہ قلم کے جہاد کے ذریعہ امن اور شانتی کے ساتھ اپنا پیغام سرکاری افسران کے سامنے پیش کرو یہی طرہ امتیاز ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کا جو ہم نے بانی اسلام اور قرآن سے سیکھا ہے۔

آخر میں اپنے پیارے ہم وطن بھائیوں کی خدمت میں محبت بھرا پیغام یہ ہے کہ آج ہم آزاد ہیں اب ہم نے سوچنا ہے بلکہ پختہ عزم اور حلف اٹھانا ہے کہ ہم اس کی قدر کریں گے اور بلا لحاظ مذہب وملت ایک ہوکر ملک اور قوم کی وفاداری کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے تاکہ اندرونی طور پر بھی ہمارے ملک میں فساد نہ ہوں اور اگر کوئی دشمن ہمارے ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ یہی تعلیم ہے اسلام کی اور قرآن کی۔ اسی سے اب دنیا میں امن کی فضا قائم ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ ہمیں ہر ایک مذہبی پیشواؤں کا احترام کرنا چاہئے۔ تاکہ مذہبی اختلافات نہ ہوں اور یہی راز ہے دنیا میں امن وسلامتی کے قائم کئے جانے کا۔

(جے ہند) ☆☆☆

باغ احمدیت کے ایک حسین پھل کی یاد میں

(اعظم النساء سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد و صوبائی صدر آندھرا پردیش)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے کہ اُس نے محض اپنے فضل سے ہمیں زمانہ کے امام مہدی و مسیح کی شناخت کی توفیق بخشی اور 1954 میں ہمارا خاندان بیعت کر کے جماعت مومنین میں شامل ہوا۔ الحمدللہ۔

تب سے ہمارا حضرت میاں صاحب مرحوم (حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان) سے جماعتی اور روحانی تعلق پیدا ہوا۔ اس وقت سے آپ کی وفات تک ہم نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عظیم پوتے کے ادب میں ہر زاویہ سے ایک عظیم مجاہد پایا۔ جو ایک درویش بھی رہا۔ اور اپنی عاجزانہ پرخلوص انکساری اور اپنی قربانی سے ایک دنیا کو اپنا گرویدہ بنالیا۔

دنیا کی ہر چیز فانی ہے مگر انسان کی مومنانہ شان ایک کرن بن کر چمکتی رہتی ہے تا دنیا اس کی روشنی میں اپنا راستہ تلاش کر سکے۔ آپ کی مجاہدانہ درویشی کی سیرت کے تعلق سے لکھتے ہوئے عاجزہ کا قلم تھراتا ہے کہ کہیں صداقت وعقیدت میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔

حضرت میاں صاحب مرحوم کا یہ طرہ امتیاز تھا کہ آپ ہر فرد خواہ وہ جماعت سے ہو یا غیر از جماعت سے ہو۔ ہر ایک سے اسقدر خلوص، ہمدردی اور پیار سے ملتے کہ ہر کوئی یہی سمجھتا کہ حضرت میاں صاحب مرحوم کو صرف مجھ ہی سے بے پناہ لگاؤ ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے زبردست یادداشت عطا فرمائی تھی۔ غضب کا حافظہ تھا۔

حضرت میاں صاحب مرحوم جب ہم سے ملتے تو خاندان و جماعت کے ہر فرد کی خیریت نام بنام دریافت فرماتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہم بیعت کر کے 1954 میں مدراس سے قادیان جلسہ سالانہ پر گئے تو ہمارے پاس کوئی خاص گرم کپڑے نہیں تھے یہ اسلئے کہ ہم نئے احمدی تھے اور پھر قادیان کی سردی سے ناواقف تھے۔ ہمارا قیام بیت الدعا کے سامنے والے کمروں میں تھا۔ رات ہوئی۔ کڑاکے کی سردی مگر دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت میاں صاحب مرحوم مخمل کی خوبصورت اور قیمتی رضائیاں لیکر ہمارے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اس وقت ہم حضرت میاں صاحب مرحوم کی بلند شخصیت سے ناواقف تھے۔ جب پتہ لگا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجاہد پوتے ہیں تو ہمارے دل جوش ایمان سے لبریز ہوگئے۔ اسی طرح ان دنوں قادیان میں میری والدہ صاحبہ مرحومہ کو کسی چیز کی ضرورت پڑی تو وہ چیز آپ نے بازار سے منگوائی۔ راستہ میں حضرت میاں صاحب مرحوم کو پتہ چلا تو آپ فوراً ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ جس چیز کی بھی ضرورت ہو وہ آپ ہمیں بلا جھجک بتادیں۔ انشاء اللہ مہیا کردی جائیں گی۔ بازار سے نہ منگوائیں۔ ایک نئے احمدی مہمان سے جو نہ پیدائشی احمدی تھا اور نہ صحابیوں کے خاندان سے تھا اور نہ حضرت میاں صاحب مرحوم سے دوستانہ تعلقات رکھتا تھا مہمان نوازی کا اسقدر پیار بھرا سلوک۔ اللہ اللہ۔ ہمارا خاندان اسی وقت سے آپ کا گرویدہ ہوگیا۔

آپ کا میرے میکے اور سسرال کے غریب خانہ پر از راہ شفقت کئی مرتبہ قیام رہا اور مجھے آپ کی...... بیگم صاحبہ (حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم زوجہ مبارکہ حضرت میاں صاحب مرحوم) کی خدمت کا موقعہ بھی ملا۔ اور میں یہ کہے بغیر رہ نہیں سکتی کہ آپ کی عائلی زندگی میں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی جھلک دیکھی۔

آپ کو اپنی بیگم صاحبہ سے احکام الٰہی کے تحت بے حد پیار تھا۔ جب بھی بیگم صاحبہ بیمار ہوتیں۔ علاج کیلئے قادیان سے لمبا اور کٹھن سفر اختیار کر کے حیدرآباد تشریف لاتے اور ماہر سے ماہر ڈاکٹر سے تشخیص فرماتے۔ کبھی آپ نے پریشانی کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے دُعاؤں میں مشغول رہتے۔ اور صبر واستقلال سے ہر تکلیف و پریشانی کا خندہ پیشانی سے سامنا کرتے۔ آپ کی زندگی کی ایک نمایاں خوبی یہ تھی کہ آپ کو خدا تعالیٰ پر توکل اور قبولیت دُعا پر یقین کامل تھا۔ ہم تمام اس کے عینی گواہ ہیں۔ آپ "یُسر ہو عُسر ہو" راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو" کے پیکر تھے۔

حضرت بیگم صاحبہ کے آنکھوں کے آپریشن کے وقت میں نے دیکھا کہ آپ اپنے آرام کا خیال کئے بغیر یوں ہی بیٹھے بیٹھے کرسی پر سو جایا کرتے تھے۔ خود بھی شوگر کے مریض مگر نہ اپنے کھانے کا ہوش نہ آرام کا خیال۔ آپ حضرت بیگم صاحبہ کے آنکھوں کے آپریشن کے بعد اور بھی محتاط رہنے لگے۔ جب بھی بیگم صاحبہ چلتیں آپ کی نظریں بیگم صاحبہ کے پیروں پر جمی رہتیں کہ کہیں پیر ادھر اُدھر نہ پڑ جائے۔ تیمارداری میں اتنی احتیاط برتتے ہم دیکھ کر حیران رہ جاتے اور ہمارے دل کی گہرائیوں سے بے ساختہ یہ دُعا نکلتی شاید پچیس سال قبل کا واقعہ ہے۔

ایک مرتبہ مستورات کے جلسہ سالانہ قادیان کے پہلے سیشن میں میری تقریر تھی مگر میرے ساتھ میری چھوٹی چھوٹی بچیاں تھیں۔ ان کو جلسہ گاہ لیکر جانا اور پھر تقریر کرنا میرے لئے دشوار تھا میں اپنے شوہر محترم کا انتظار کرتی رہی کہ وہ آئیں اور میں بچیوں کو چھوڑ کر جلسہ گاہ چلی جاؤں تقریباً دس بج گئے تھے اور میں پریشانی کے عالم میں ٹہل رہی تھی کہ اچانک حضرت میاں صاحب مرحوم تشریف لائے مجھے پریشان دیکھ کر دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ میرے بتانے پر میرے شوہر کو بلایا اور میں اسطرح جلسہ گاہ چلی گئی۔

میں مسلسل چند سالوں سے بوجہ علالت جلسہ سالانہ قادیان پر نہیں جاسکی جس کا مجھے بے حد رنج ہے۔ 2002ء میں اچانک میرے قادیان جانے کا پروگرام بن گیا اور میں حضرت میاں صاحب مرحوم اور بیگم صاحبہ کو بغیر اطلاع کئے قادیان آگئی صبح سویرے سات بجے سیدھا حضرت آپا جان صاحبہ کے برآمدے میں پہنچ گئی۔ اور دیکھتی کیا ہوں کہ حضرت میاں صاحب تشریف فرما ہیں اور مجھے دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمانے لگے کہ قدوس! قدوس (بیگم صاحبہ) دیکھو کون آیا ہے۔ اعظم النساء آئی ہیں۔ آج بھی میرے کانوں میں وہ پرخلوص آواز گونج رہی ہے۔ اس وقت حضرت بیگم صاحبہ غسل خانہ جارہی تھیں۔ آپ نے حضرت بیگم صاحبہ کا ہاتھ پکڑ کر میرے سامنے لاکھڑا کردیا۔ ذرا غور کریں! بھلا اس وقت میرے جذبات اور خوشی کی کیا کیفیت ہوتی ہوگی۔ ایک ناچیز عاجزہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشم و چراغ کی یہ پرشفقت مہربانی اور خلوص۔ آپ کی پاکیزہ زندگی کا ایک ایک وصف قابل تحریر اور قابل تقلید ہے۔ خیالات کا ایک ہجوم ہے جو امڈ رہا ہے۔ ضبط تحریر لانا مشکل امر ہے۔

یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ جب حیدرآباد تشریف لاتے تو ہمارے غریب خانے کو باوجود آرام و سہولتیں نہ ہونے کے شرف رہائش بخشتے اور کسی قسم کی تکلیف کا اظہار کئے بغیر ہنسی خوشی ہمارے ساتھ ایک خاندان کی طرح گھل مل کر رہتے۔ ہمیں مفید مشوروں اور دُعاؤں سے نوازتے اور ہر آن ہماری خیر خواہی کے خواہاں رہتے۔ اگست 2006 میں اپنے غریب خانہ پر حضرت بیگم صاحبہ کے آنکھ کے آپریشن کی کامل شفایابی پر ہم نے حضرت میاں صاحب مرحوم سے دعا کرائی۔ دُعا کے بعد عاجزہ کی درخواست پر میرے بچوں کو کچھ نصائح فرمائیں۔

آہ! کس کو خبر تھی کہ ہمارے گھر آپ کی یہ آخری رہائش تھی۔ آج بھی ہمارے تصور میں آپ کی چلتی پھرتی تصویر گھومتی ہے۔ آپ کا صبح سویرے اُٹھنا۔ نماز وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد اخبار کا مطالعہ کرنا۔ کھانے کی میز پر ہمہ قسم کی باتیں کرنا جو مذہبی، تربیتی، جماعتی، خاندانی اور سیاسی امور سے تعلق رکھتی تھیں۔ مکان میں نماز باجماعت کا اہتمام کرانا۔ نوجوان بچوں سے امامت کرانا بچوں کو اُن کی غلطیوں سے آگاہ کرنا۔ پکنک پر جانا۔ بچوں میں بچہ۔ نوجوانوں میں جوان اور بوڑھوں میں بوڑھے بن کر بے تکلف ہونا آپ کی ایک خوبی تھی۔ آپ شائستہ مذاق بھی فرمالیتے تھے۔ آپ کی مجلس میں کوئی بیزار نہ ہوتا بلکہ ہر کوئی چاہتا کہ آپ اسی طرح ان کی مجلس کو چار چاند لگاتے رہیں۔

ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت میاں صاحب مرحوم مجھے فون پر کوئی دعا بتا رہے ہیں۔ بیدار ہونے پر مجھے وہ دُعا یاد نہیں رہی۔ بہت افسوس ہوا میں نے حضرت میاں صاحب مرحوم کو خط کے ذریعہ خواب سنایا اور درخواست کی کہ مجھے کوئی دُعا بتائیں۔ اس پر آپ نے ازراہ شفقت مندرجہ ذیل دُعا بتائی اور فرمایا کہ اس کا ورد کریں لا الٰہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین۔ ترجمہ: کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ تو بے عیب ہے۔ میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

ہمارا ایک کاروباری مقدمہ چل رہا تھا۔ میں نے حضرت میاں صاحب مرحوم کی خدمت میں گذارش کی کہ دیگر دُعاؤں کے علاوہ مجھے کوئی دعا اور بتائیں تا ہم اس مقدمہ سے بری ہو جائیں۔ اس پر آپ نے مجھے یہ دُعا لکھ کر دی۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ ترجمہ: میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کی برکت سے زمین اور آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ بہت سننے والا اور بہت علم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور آپ کی دُعاؤں کی برکت سے مقدمہ کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا۔ الحمدللہ۔

حضرت میاں صاحب مرحوم کا دائرہ دوست و احباب بہت وسیع تھا جس میں نہ صرف افراد جماعت شامل تھے بلکہ غیر از جماعت۔ ہندو۔ سکھ اور عیسائی بھی شامل تھے۔ اور آپ ہر ایک کا خاص خیال رکھتے اور پیار و محبت کا ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر ایک آپ کا گرویدہ تھا۔ آپ کی طبیعت میں تعصب اور کسی قسم کا تکلف نہیں تھا۔ آپ اکثر اوقات مجالس میں بزرگوں کی قربانیوں کے واقعات سنا کر نئی نسل کی حوصلہ افزائی فرماتے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرماتے۔ مجلس میں رونق افروز ہوتے تو ہر فرد کی دلجوئی فرماتے۔ ہر ایک سے حسب حالات خیریت دریافت فرماتے۔

آپ زندہ دل شگفتہ مزاج۔ رحمدل۔ غریبوں۔ یتیموں اور مسکینوں کے حامی۔ خلافت سے بے انتہا پیار۔ ایک اطاعت گزار امیر۔ نظام جماعت کے علمبردار۔ جید عالم۔ قناعت پسند، درویشانِ قادیان کے پاسبان، بلند پایہ مقرر اور صاحب فہم تھے۔ آپ کا انداز گفتگو دل موہ لینے والا، بارعب شخصیت غرض خاندان نبوت کا ایک پُرنور چراغ اور مسکراتا ہوا چہرہ تھا جو آج ہم سے جدا ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت میاں صاحب مرحوم کی قبولیت دُعا کا ایک چھوٹا سا واقعہ تحریر کررہی ہوں۔ گو یہ چھوٹا سا واقعہ ہے مگر ہمارے خاندان کے ایک سنہری خواب کی تعبیر ہے۔ میری بڑی پوتی عزیزہ امۃ الشافی (وقف نو) بنت محمد عظیم الدین اور ہم تمام افراد خاندان کی یہ دلی خواہش تھی کہ عزیزہ کو ڈاکٹر بنائیں آپ اس پر بے حد خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کے لئے دُعائیں کرتے رہے یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ جس وقت میڈیکل سیٹ کی Councilling ہورہی تھی۔ حضرت بیگم صاحبہ ہمارے غریب خانہ پر قیام فرما تھیں اور آپ ضروری کام سے قادیان گئے ہوئے تھے ہماری اس پریشانی کے عالم میں آپ اور بیگم صاحبہ ہمیں دلاسہ دیتے رہے اور ہمارے ساتھ دُعاؤں میں برابر کے شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دُعاؤں کو قبولیت بخشی اور عزیزہ امۃ الشافی کو میڈیکل میں فری سیٹ مل گئی الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے انتہا فراست عطا فرمائی تھی۔ آپ نے عزیزہ امۃ الشافی میں وہ تمام خوبیاں بھانپ لی تھیں اسی لئے آپ نے حضرت بیگم صاحبہ کے آنکھ کے آپریشن 2006 کے وقت تیمارداری کی ساری ذمہ داریاں عزیزہ کے سپرد کردی تھی۔

ماہ اگست 2006ء میں حضرت میاں صاحب مرحوم اور حضرت بیگم صاحبہ کا قیام بسلسلہ آنکھ کے آپریشن ہمارے غریب خانہ پر تھا میں نے اپنی علالت اور معذوری کا ذکر کیا اور دارالمسیح کے دیدار سے محرومی کا ذکر کیا تو آپ کو میرے احساسات کا بخوبی اندازہ ہوا۔ اور آپ نے شفقت بھرے لہجہ میں فرمایا کہ اعظم النساء! اس سال قادیان ضرور آنا۔ دارالمسیح میں لفٹ لگ گئی ہے۔ تکلیف نہیں ہوگی۔

اے اللہ! اس مرد مجاہد پر جو مسیح کی بستی کا حق ادا کرنے والا تھا اپنی بے پناہ برکتوں کی بارش برسا اور اپنے قرب میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرما۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

احمدیہ ہسپتال اجوکورو کا معائنہ۔ لجنہ اماء اللہ نائیجیریا اور انصار اللہ نائیجیریا کے مرکزی دفاتر کا وزٹ۔ مجلس عاملہ انصار اللہ سے خطاب۔ احمدیہ ہسپتال اپاپا کا وزٹ۔ نائیجیریا سے بینن کے لئے روانگی۔ بینن کے بارڈر پر سٹیٹ گیسٹ کے طور پر حضور انور کا والہانہ استقبال اور میڈیا اور پریس کے نمائندگان کے ساتھ ملاقات۔ بینن کے بارڈر پر استقبالیہ تقریب میں خطاب۔ احمدیہ مشن پورتونووو میں ورود مسعود۔ صدر مملکت بینن کی طرف سے ایوان صدر میں خوش آمدید۔

ہماری جماعت 189 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور تمام ممالک میں ہمارا مقصد مذہبی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت اور ہمدردی کے لئے عملی اقدامات کرنا بھی ہے۔ ہماری خدمات اور مساعی کو دولت یا انوسٹمنٹ کے پیمانے پر نہیں ماپا جاسکتا۔ (صدر مملکت بینن سے ملاقات کے دوران حضور انور کی گفتگو)

ایوان صدر کے صدارتی لاؤنج میں پریس کانفرنس۔

جلسہ گاہ Cotono میں آمد۔ مختلف سرکردہ شخصیات کے ویلکم ایڈریس۔ جماعتی خدمات کو خراج تحسین۔

ایک ملک کا شہری ہونے کی حیثیت سے ہر احمدی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ملک کی ترقی کے لئے اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ کام کرے اور نیکیاں قائم کرنے میں حکومت کا ساتھ دے۔ خلافت احمدیہ کی برکات سے آپ لوگ تبھی حصہ لیں گے جب اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں گے اور ہمیشہ اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھائیں گے۔

(جماعت احمدیہ بینن کے جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں احباب جماعت کو نیکیوں کو اختیار کرنے اور جماعت اور ملک کے لئے مفید وجود بننے کے لئے اہم نصائح)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

23/اپریل 2008ء بروز بدھ:

صبح پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد طاہر' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ ہسپتال اوجوکورو کا معائنہ

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور احمدیہ ہسپتال اوجوکورو (Ojokoro) کا معائنہ فرمایا۔ ڈاکٹر ذوالفقار احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اوجوکورو اور عملہ کے افراد نے حضور انور کا استقبال کیا اور ہسپتال کے عملہ کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے پرائیویٹ رومز، وارڈز اور آپریشن تھیٹر دیکھے۔ دیگر شعبہ جات، ڈیلیوری روم، لیبارٹری اور ECG روم کا بھی معائنہ فرمایا۔ وارڈ کے وزٹ کے دوران حضور انور نے ایک مریض کے پاس جاکر اس کا حال دریافت فرمایا۔ اس مریض کا آپریشن ڈاکٹر ذوالفقار صاحب نے کیا تھا۔ حضور انور ہسپتال کے معائنہ کے دوران ڈاکٹر صاحب سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔ یہ ہسپتال وسیع وعریض دومنزلہ خوبصورت عمارت پر مشتمل ہے۔

حضور انور کچھ دیر کے لئے ڈاکٹر ذوالفقار صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

ہسپتال کی Entrance میں پاکستان سے نائیجیریا نئے آنے والے مربیان کرام غلام مصباح بلوچ صاحب، خواجہ عبدالعظیم صاحب، ندیم وسیم صاحب اور حافظ سعید شاہد صاحب کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں سے گزرتے ہوئے ان مربیان سے ان کے نائیجیریا آنے کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز یہ بھی دریافت فرمایا کہ پاکستان میں ان کا کہاں سے تعلق ہے۔ حضور انور چاروں سے کچھ دیر کے لئے گفتگو فرماتے رہے۔

لجنہ اماء اللہ نائیجیریا اور انصار اللہ نائیجیریا کے دفاتر کا وزٹ

ہسپتال کے معائنہ کے بعد دس بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کے مرکزی دفتر کا وزٹ کیا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور نے جماعت کے اسی کمپلیکس میں واقع مجلس انصار اللہ کے مرکزی دفتر کا معائنہ فرمایا جہاں مجلس انصار اللہ کے ممبران نے ''لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' اپنے مخصوص انداز میں پڑھتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا اور اس کے بعد میٹنگ روم میں تشریف لے گئے جہاں صدر صاحب مجلس انصار اللہ نائیجیریا نے ایڈریس پیش کیا۔

مجلس عاملہ انصار اللہ سے خطاب

حضور انور نے مجلس عاملہ انصار اللہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اپنے دفاتر کی تعمیر مکمل کرنے کے لئے مدد کی درخواست کی ہے۔ آپ اس تعمیر کو خود مکمل کریں۔ زیادہ سے زیادہ آپ کو جو سنٹرل ریزرو ہے وہ آپ کو دیا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انصار اللہ کا مطلب ہے ''اللہ کے مددگار'' اور انصار اللہ کے اراکین جہاں اپنی عمر کے لحاظ سے تجربہ کار ہوتے ہیں وہاں بوجہ تجربہ اپنی تنخواہوں میں بھی بڑھ کے ہوتے ہیں اس لئے آپ لوگ اخراجات برداشت کریں۔ جماعت سب کی تربیت نہیں کرسکتی اس لئے ذیلی تنظیمیں بنی ہیں تاکہ جوان جوانوں کو سنبھالیں، لجنہ لجنہ کو سنبھالے اور بوڑھے بوڑھوں کی تربیت کریں۔ نومبائعین کو بھی تنظیموں میں شامل کریں۔ ان سے چندہ لیں خواہ ایک نائرا ہی لیں دو مہینے بعد یا تین مہینے بعد۔ اگر ان کا ایمان مضبوط ہے تو پھر مالی قربانی میں بھی مضبوط کریں۔ مالی قربانی سے ایمان پختہ ہوگا۔ آپ تجربہ کار لوگ ہیں۔ آپ آج جو مثال قائم کریں گے کل کو وہی نمونہ ٹھہرے گی۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور بعد ازاں مجلس عاملہ انصار اللہ کے اراکین نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

احمدیہ ہسپتال اپاپا (Apapa) کا وزٹ

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے اور کچھ دیر قیام کے بعد گیارہ بجے احمدیہ ہسپتال اپاپا (Apapa) لیگوس کے وزٹ کے لئے روانہ ہوئے اور پولیس ایسکورٹ کے ساتھ بارہ بج کر دس منٹ پر اپاپا ہسپتال پہنچے جہاں ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب نے اپنے سٹاف کے ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ عزیزہ نمود سحر نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور کی آمد پر ہسپتال کو خوبصورت پھولوں، بینرز اور بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور نے ہسپتال کے مختلف ڈیپارٹمنٹ کا معائنہ فرمایا اور ہسپتال میں نئی نصب شدہ ایکسرے مشین کا بٹن دبا کر افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ڈاکٹر صاحب کے دفتر تشریف لے گئے اور وزیٹر بک پر دستخط فرمائے۔ اور تحریر فرمایا'' ماشاءاللہ''۔ ہسپتال کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ ڈاکٹر صاحب کی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے اور کھانا تناول فرمایا۔

نائیجیریا (Nigeria) سے بینن (Benin) کے لئے روانگی

اب یہاں سے ملک بینن کے لئے بذریعہ کار روانگی کا پروگرام تھا۔ دوپہر دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ اور بینن کے بارڈر Seme Porgi کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس اپنے مخصوص سائرن کے ساتھ قافلے کو Escort کررہی تھی۔

بارڈر پر آمد اور سرزمین بینن (Benin) پر ورود مسعود۔ حضور انور کا سٹیٹ گیسٹ کے طور پر استقبال

9/اپریل 2008ء کو صدر مملکت بینن کی زیر ہدایت تمام منسٹر حضرات کا ایک اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حکومت بینن کے مہمان (State Guest) ہوں گے۔

13/اپریل 2008ء کو حکومت بینن نے اپنے فیصلہ کا اعلان نیشنل ٹی وی اور نیشنل ریڈیو پر کیا۔ وزیر اطلاعات ونشریات نے اس بات کا اعلان کیا کہ گورنمنٹ سرکاری طور پر اعلان کرتی ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے

ورلڈ وائیڈ ہیڈ (World wide Head) 23 اپریل کو بینن تشریف لا رہے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کے سٹیٹ گیسٹ ہوں گے۔ اس کے بعد وزیر موصوف نے بینن میں جماعت احمدیہ کی خدمات پر بھی روشنی ڈالی اور حضور انور کی آمد کے حوالہ سے دعائیہ کلمات کہے۔

حکومت کے سیکرٹری جنرل Victor P. Topanou نے حکومت کے اس فیصلہ کا اعلان اعلامیہ نمبر 518/08، فیصلہ نمبر 13 کے تحت جاری کیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

''مورخہ 23 اپریل تا 26 اپریل عزت مآب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور احمد مسلمان جماعت احمدیہ کے عالمی رہنما کا دورہ بینن۔

(1) سربراہ مملکت حضرت خلیفۃ المسیح کو ہمارے ملک کے دورہ کے موقع پر ملاقات کی غرض سے دعوت دیں گے۔

(2) دورہ کے اخراجات نیشنل بجٹ سے ادا ہوں گے جن کا فیصلہ وزارت رابطہ برائے ادارہ جات وحکومتی Spokes man اور وزارت خزانہ واقتصادیات باہم مفاہمت سے کریں گے۔

(3) پریذیڈنسی جمہوریہ کے کیبنٹ ڈائریکٹر کا فرض ہوگا کہ وزارت رابطہ برائے ادارہ جات وحکومتی Spokesman کے سپرد چار موٹر سائیکل اور سات اعلیٰ درجہ کی گاڑیاں مہیا کرے تا کہ عزت مآب کے قافلہ کو Conduct کیا جاسکے۔

(4) وزارت رابطہ برائے ادارہ جات وحکومتی Spokesman کا فرض ہوگا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح کے گرمجوش استقبال اور بہترین قیام کے لئے تمام ضروری انتظامات کرے۔

(5) وزیر داخلہ اور عوامی سیکورٹی کا فرض ہوگا کہ Same Krake (بارڈر) کے سرحدی علاقہ سے عزت مآب کے داخلہ کو آسان بنائے اور دوران قیام عزت مآب اور ان کے قافلہ کی سیکورٹی کو یقینی بنائے۔

(6) وزیر برائے فیملی و بچہ، وزیر تعلیم، وزیر معدنیات، پانی و بجلی وانرجی حضور انور کی رہائش گاہ پر حضور انور سے ملیں گے۔

(7) وزیر مواصلات، ٹیکنالوجی، اطلاعات واعلانات کا فرض ہوگا کہ عزت مآب کے بینن میں قیام کے تعلق میں تمام مساعی کو مکمل پریس کوریج دینے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے۔

(8) وزیر خزانہ واقتصادی امور، وزیر رابطہ برائے ادارہ جات وحکومتی Spokesperson کے لئے ایک رقم مختص کریں گے جس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اڑھائی بجے بینن کے بارڈر "Same" پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل نائیجیریا اور بینن بارڈر کے دونوں اطراف کی امیگریشن کی کارروائی مکمل کی جا چکی تھی۔ بارڈر کراس کرنے سے قبل نائیجیریا کے امیگریشن آفیسر، پولیس آفیسر اور دیگر سرکردہ افسران نے حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اپنے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ان افسران کا شکریہ ادا کیا۔

بینن کے بارڈر پر والہانہ استقبال

حضور انور گاڑی سے نیچے اتر آئے تھے اور چند قدم چلنے کے بعد بینن کی سرزمین میں داخل ہوئے جہاں انتہائی والہانہ انداز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا گیا۔ احباب جماعت بینن کی ایک بڑی تعداد بارڈر پر حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھی۔ احباب مسلسل نعرے لگا رہے تھے۔ اھلاً وسھلاً ومرحبا یا امیرالمومنین کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ بچیاں مسلسل خیر مقدمی گیت پڑھ رہی تھیں۔

امیر صاحب بینن نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حکومت بینن کی طرف سے وزیر مملکت برائے رابطہ ادارہ جات نے سرزمین بینن کے باسیوں، عمائدین اور حکومت اور صدر مملکت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ حضور انور کے استقبال کے لئے بینن کے 30 بادشاہ بھی بارڈر پر موجود تھے اور اپنے پیارے امام کی راہ تک رہے تھے۔ اس روز آسمان نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ ایک طرف حکومت بینن حضور انور کے استقبال کے لئے اپنے دل بچھائے بیٹھی تھی اور بزبان حال کہہ رہی تھی کہ ''جی آیاں نوں''، تو دوسری طرف بینن کے بادشاہ اپنے عوام کے ہمراہ اپنی روایتی شان وشوکت کے ساتھ بینن کی سرزمین پر قدم رکھنے والے اس روحانی بادشاہ کے سامنے ایستادہ کہہ رہے تھے کہ ''وہ بادشاہ آیا''۔

آج حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کے دونوں الہام بینن کی سرزمین پر بھی پورے ہوتے نظر آرہے تھے۔

بینن کے بارڈر پر VIP لاؤنج میں میڈیا اور پریس کے نمائندگان کے ساتھ ملاقات

بارڈر کراس کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں حکومت بینن کے نمائندہ وزیر نے حکومت کی طرف سے حضور انور کو باقاعدہ خوش آمدید کا پیغام پیش کیا۔ VIP لاؤنج میں ٹیلی ویژن، ریڈیوز اور اخبارات کے نمائندوں کا ایک ہجوم تھا۔ قدم رکھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ سبھی اس تاریخی موقعہ کو محفوظ کرنے کے لئے بیتاب وکوشاں تھے اور حضور انور کی آمد اور استقبال کا لمحہ لمحہ اپنے کیمروں میں محفوظ کر رہے تھے۔

موصوف وزیر مملکت نے کہا کہ ہمارا ملک بے حد خوش قسمت ہے جسے آج آپ کے استقبال کی توفیق مل رہی ہے۔ میں صدر مملکت کا خاص پیغام لے کر یہاں حاضر ہوا ہوں کہ آج سرزمین بینن اپنے تمام باسیوں کے ساتھ آپ کی راہ دیکھ رہی تھی اور آج صدر مملکت، تمام حکومت اور تمام اہالیان بینن آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ آپ کا بینن میں قیام بے حد خیر وبرکت کا موجب ہو۔ حکومت آپ کی چالیس سالہ خدمات سے بخوبی باخبر ہے۔ یہ خدمات صحت کے میدان میں ہوں یا تعلیم کے میدان میں یا سوشل خدمات یعنی پیاسے عوام کو پینے کا پانی میسر کرنے کے لحاظ سے بھی۔ غرض ہر میدان میں ہی آپ کی مساعی قابل ستائش ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جذبات تشکر کے ساتھ حکومت اور صدر مملکت کی نمائندگی میں بندہ استقبال کی غرض سے اس سرحدی علاقہ میں پہنچا ہے۔

وزیر موصوف نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ کی آمد بینن کے لئے بہت خیر وبرکت کا موجب اور ہمارے لئے باعث افتخار ہوگی۔ حکومت کا مکمل تعاون آپ کے ساتھ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چار سال قبل بھی میں نے بینن کا دورہ کیا تھا اور اب پھر مجھے بینن (Benin) کا دورہ کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس وقت کی حکومت نے بھی کافی تعاون جماعت کے ساتھ کیا تھا اور امید تھی کہ اس مرتبہ بھی حکومت اسی تعاون کا سلوک کرے گی۔ لیکن مجھے یہ اندازہ نہ تھا کہ ہمارے تعلقات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ حکومت میرے استقبال وقیام کا اہتمام ایک سٹیٹ گیسٹ کے طور پر کرے گی۔ میں اس تعاون پر حکومت کا اور آپ سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان تعلقات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حکومت اور جماعت باہم تعاون کے ساتھ مصروف عمل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم ایک دفعہ کسی کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا دیں تو پھر کبھی ہاتھ نہیں کھینچتے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور وزیر موصوف سے سوالات کئے۔ وزیر موصوف نے اپنی باتوں کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے لئے دہراتے ہوئے پھر سے حکومت کی طرف سے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خوش آمدید کہا اور جماعتی خدمات کا ذکر کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی حکومت کا شکریہ ادا کیا اور اپنے بینن کے دورہ کا مقصد بیان فرمایا۔ اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ VIP لاؤنج سے باہر تشریف لے آئے اور ملک کے طول وعرض سے آنے والے 30 سے زائد بادشاہوں کو شرف مصافحہ بخشا۔

بینن کے بارڈر پر استقبالیہ تقریب میں خطاب

بعد ازاں بارڈر کے ساتھ ہی ایک شامیانہ لگا کر استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد وزیر مملکت اور بادشاہوں کے نمائندہ نے استقبالیہ کلمات کہے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ تمام بادشاہوں، وزراء، حکومتی اہلکاروں اور تمام ممالک کے نمائندوں کا شکرگزار ہوں جنہوں نے یہاں پہنچنے کی زحمت اٹھائی اور پھر والہانہ استقبال کیا۔ آپ لوگوں کی یہاں موجودگی سے علم ہوتا ہے کہ جماعت کے حکومت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ کوئی بھی کمیونٹی صحیح طور پر اس ملک میں کام نہیں کر سکتی جب تک کہ حکومت اور روایتی چیفس کا اس کے ساتھ مکمل تعاون نہ ہو۔ اس لئے اگر آپ اسی طرح جماعت کے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے تو جماعت کو مؤثر انداز میں خدمت کا موقع مل سکے گا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا ایک بار پھر سے آپ سب لوگوں کا جو زحمت کر کے اس مقام پر استقبال کی غرض سے آئے ہیں میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد اور حکومت بینن کی طرف سے خوش آمدید اور استقبالیہ پروگراموں کی وجہ سے بارڈر مکمل طور پر بند رہا اور دونوں طرف کی ٹریفک رکی رہی۔ حکومت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور قافلہ کے ممبران کے لئے پریذیڈنسی سے سات گاڑیاں بھجوائی تھیں۔ نیز حضور انور کو بارڈر سے ہی وہ تمام سیکورٹی مہیا کی گئی جو سربراہان مملکت کو مہیا کی جاتی ہے۔

احمدیہ مشن پورٹونووو (Portonovo) کے لئے روانگی اور مشن میں ورود مسعود

ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Seme بارڈر سے احمدیہ مرکزی مشن ہاؤس Portonovo کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں سڑک کے دونوں طرف دو تین کلومیٹر کے فاصلہ تک احباب جماعت کی کثیر تعداد اھلاً وسھلاً ومرحبا، نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگا کر اپنے پیارے آقا کی آمد پر خوشی ومسرت کا اظہار کر رہی تھی۔ ان سب سفید رومال لہرانے والوں میں بزرگ سفید ریش بھی تھے، نوجوان بھی تھے اور بچے بھی تھے۔ عورتیں بھی سفید لباس پہنے اور سفید رومال ہاتھوں میں لئے لہرا رہی تھیں۔

پولیس کے خصوصی Escort میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ پہلے Contono اور پھر Portonovo کی شاہراہوں، گلیوں اور کوچوں سے گزرتے ہوئے مرکزی مشن ہاؤس Portonovo پہنچا۔ مشن ہاؤس کے باہر شہر کے عمائدین اور علاقہ کے بارہ محلوں کے چیفس اور احباب جماعت نے دو رویہ ہو کر حضور انور کا استقبال کیا اور خود وزیر مملکت بارڈر سے حضور انور کے ساتھ مشن ہاؤس پہنچے اور حضور انور کو مشن

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No. 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

ہاؤس چھوڑ کر اور اجازت حاصل کر کے واپس گئے۔ نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے کوریج کے لئے موجود تھے۔ استقبالیہ تقریب کے بعد جونہی حضور انور بارڈر سے روانہ ہوئے تو سارے راستہ کے دوران باران رحمت خوب برسا اور گرمی کا زور ٹوٹ گیا۔ موسم خوشگوار ہو گیا۔ حضور انور کے مشن ہاؤس پورٹو نوو پہنچنے تک بارش ہلکی ہو چکی تھی۔

پورٹو نوو (Portonovo) کے شہریوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک روایتی لباس پیش کیا۔ حضور انور نے اس موقع پر بعض سرکردہ حکام کو شرف ملاقات بخشا۔

مشن ہاؤس کے سامنے واقع جماعت کے ایک پلاٹ میں شامیانے نصب کر کے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت جرمنی سے ایک ڈاکٹر اور ایک نوجوان ایک پراجیکٹ کے سلسلہ میں بینن آئے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے ان کے پروگرام اور کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور کام کا تفصیلی جائزہ لیا۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24/ اپریل 2008ء بروز جمعرات:

صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صدر مملکت بینن کی طرف سے ایوان صدر میں خوش آمدید

آج صدر مملکت بینن نے ملاقات کے لئے وقت لیا ہوا تھا۔ صبح نو بجکر دس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں ملک کے دارالحکومت Cotono کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں جہاں سے حضور انور کا قافلہ گزرتا، تمام گاڑیاں رک جاتیں اور تمام لوگ قافلہ کو گزرتے ہوئے دیکھنے لگ جاتے۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان صدر پہنچے جہاں پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کا استقبال کیا۔ ایوان صدر میں صدر مملکت کے ملنے سے قبل وزیر رابطہ برائے ادارہ جات اور حکومتی Spoksperson حضور انور سے شرف ملاقات کے لئے پہنچے اور مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ وزیر موصوف کل وزراء کی کونسل کے ایک اہم اجلاس کے باوجود استقبال کی غرض سے بارڈر پر تشریف لائے تھے۔ حضور انور نے اس لحاظ سے وزیر موصوف کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

11 بجے صدر مملکت بینن Hon. Thomas Yayi Boni ایوان صدر کے صدارتی لاؤنج میں اپنے وزراء و دیگر رفقاء کے ہمراہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ صدر مملکت کے Spoksperson اور امور خارجہ کے منسٹر نے تعارف کروایا۔

صدر مملکت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور ملک بینن کو دورہ کے لئے منتخب کرنے پر شکریہ ادا کیا اور ملکی تعاون کی یقین دہانی کروائی اور کہا کہ آپ جو خدمات بجا لا رہے ہیں یہ بہت بڑا کام ہے۔ میں خود آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ قوم کی خدمت میں شریک ہیں۔

حضور انور نے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت 189 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور تمام ممالک میں ہمارا مقصد مذہبی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت اور ہمدردی کے لئے عملی اقدامات کرنا بھی ہے۔

کچھ عرصہ قبل ہی بینن کے دور دراز کے علاقوں میں جہاں واٹر پمپ خراب ہو چکے تھے اور لوگ پینے کے پانی سے محروم تھے بیس مقامات پر خراب واٹر پمپس کی مرمت کر کے غریب لوگوں کو پینے کی پانی کی سہولت مہیا کی گئی ہے اور یہ سلسلہ اب انشاء اللہ جاری رہے گا۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اسی انسانی ہمدردی کے جذبہ کے تحت ہی ہم تعلیم کی غرض سے سکولوں کا قیام کرتے ہیں اور بینن بھی اس پہلو سے محروم نہیں۔ اسی طرح غریب بیماروں کو سستے اور بعض اوقات مفت علاج کی سہولت کی غرض سے ہم ہسپتالوں کا قیام عمل میں لاتے ہیں اور بینن کے عوام بھی اس سلسلہ میں مستفید ہو رہے ہیں۔ پاراکو میں پچاس بیڈز کا ہسپتال بن رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ماٹو "Love For All Hatred For None" ہے اس پر صدر مملکت نے کہا بہت خوب اور بینن کو اس ماٹو (Moto) کی سخت ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری خدمات اور مساعی کو دولت یا Investment کے پیمانے پر نہیں ماپا جاسکتا۔ ہماری جماعت کے لوگ رضا کارانہ خدمات کرتے ہیں اور کوئی اجرت نہیں لیتے۔ اس سلسلہ میں MTA اور Humanity First کی مثالیں بھی دیں۔

حضور انور نے ایک مرتبہ پھر صدر مملکت اور حکومت کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ چار سال قبل بھی اس ملک کا دورہ کیا تھا۔ لیکن اس مرتبہ حیران کن تبدیلی دیکھ رہا ہوں۔

حضور انور نے صدر مملکت کے ایک سوال کے جواب میں کہ حضور کی رہائش کہاں ہے۔ ابتدائی طور پر قادیان میں مرکز احمدیت کا ذکر فرمایا۔ پھر یہ مرکز پاکستان میں منتقل ہوا اور خلافت رابعہ کے دور میں 1984ء سے خلیفۃ المسیح کے لندن منتقل ہونے کا ذکر فرمایا۔

صدر مملکت نے اپنے موجود وزراء سے ان کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام دریافت کیا۔ صدر مملکت کی یہ ملاقات قریباً 25 منٹ جاری رہی۔ صدر مملکت نے ایک دفعہ پھر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور بینن میں بہتر قیام کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مملکت بینن کو صد سالہ خلافت جوبلی کا سووینئر جو کہ کرسٹل کا بنا ہوا ہے پیش کیا۔ صدر مملکت نے یہ تحفہ وصول کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ صدر مملکت نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور حضور انور کا ہاتھ پکڑ کر دیر تک ہلاتے رہے اور کہا "I want to see you Once More In Benin" کہ میں ایک دفعہ پھر آپ کو بینن میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس طرح سلامتی اور محبت کے بھرپور جذبات کے ساتھ یہ ملاقات ختم ہوئی۔

ایوان صدر کے صدارتی لاؤنج میں پریس کانفرنس

ایوان صدر کے صدارتی لاؤنج سے باہر آنے پر اخباری نمائندوں اور نیشنل ٹیلیویژن، ریڈیو کے نمائندوں نے سوالات کئے جن کے تفصیلی جوابات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمائے۔

ایک سوال یہ تھا کہ صدر مملکت سے ملاقات کس موضوع پر تھی اور کیا معاملات زیر بحث آئے؟

حضور انور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا۔ یہ ایک غیر رسمی (Courtesy) ملاقات تھی اور ہم نے بینن میں جماعت کی سوشل خدمات کے سلسلہ میں جاری منصوبوں پر بات چیت کی۔ میں نے اس ملک کا چار سال قبل بھی دورہ کیا تھا اور پھر سے امسال مجھے دورہ کا موقع مل رہا ہے۔ میں نے یہاں پر بہت ہی خوشکن تبدیلیاں پائی ہیں۔ عوام کی بہتری کے لئے ہمیں کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس وقت جاری منصوبوں میں مساجد، سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیر ہے اور پھر دور دراز علاقوں میں جہاں لوگوں کی رسائی بہت کم ہوئی ہے ہمارا Water For Life کا منصوبہ جاری ہے۔ جس کے مطابق ہم ناکارہ نلکوں کو دوبارہ مرمت کر کے عوام کو پینے کا پانی مہیا کرنے کے قابل بنا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ساری خدمات ہم کسی انسان کے لئے نہیں کر رہے صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کر رہے ہیں۔ یہ پریس کانفرنس گیارہ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان صدر سے رخصت ہو کر مشن ہاؤس Portonovo کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس اور سیکورٹی نے قافلے کو Escort کیا۔ ایک بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ گاہ Cotono میں آمد

آج جماعت احمدیہ بینن کے جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ پروگرام کے مطابق سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز COTONO کے لئے روانہ ہوئے جہاں ایک زیر تعمیر سٹیڈیم کو جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے تو احباب نے اللہ اکبر، احمدیت زندہ باد اور خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور امیر صاحب بینن نے قومی پرچم لہرایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور سٹیج پر تشریف لے آئے۔ اس دوران مسلسل نعرے لگائے جا رہے تھے۔

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-1652 2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

جلسہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں اطفال الاحمدیہ بینن کے ایک گروپ نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ و العرفان" کے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔

مختلف سرکردہ شخصیات کے ویلکم ایڈریس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق جلسہ میں شامل ہونے والے سرکردہ حکام اور مہمانوں میں سے چند نے اپنے ایڈریس پیش کئے۔

✿...... بینن انٹر ریلیجیز کمیٹی کے صدر پادری Esaik Daoudou نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ کی امن کی کوششوں کو سراہا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خوش آمدید کہا اور بینن میں بہترین قیام اور بخیر و عافیت واپسی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ موصوف نے حضور انور کی بینن آمد کو افریقہ میں تمام احمدیوں کے لئے باعث فخر قرار دیا۔ 'مسجد المہدی' کے افتتاح اور صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے بے حد خوشی کا اظہار کیا۔

✿...... بعد ازاں 'بینن (Benin) کے بادشاہوں کے سیکرٹری جنرل' نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ بینن کے تمام بادشاہوں کی طرف سے خوش آمدید! کثرت سے بینن کے بادشاہ کل بھی استقبال کے لئے حاضر ہوئے تھے اور آج بھی اس جلسہ میں حاضر ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام بادشاہ احمدیت کی تائید کرتے ہیں اور احمدیت کی تمام خدمات کو سراہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے ساتھ بارش کا آنا بھی خدا کے فضلوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ آج میرے ذریعہ سے بینن کے تمام بادشاہ عہد کرتے ہیں کہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گے اور پہلے سے زیادہ تعاون ہوگا تا کہ احمدیت ملک و قوم کی ترقی کا موجب بن سکے۔ خدا کرے کہ حضور بخیر و عافیت یہاں قیام کریں اور پھر بخیر و عافیت اپنے گھر کو لوٹ سکیں۔

✿...... پارلیمنٹیرین گروپ کے لیڈر نے اپنے ایڈریس میں کہا: میں ممبر آف پارلیمنٹ کی حیثیت سے یہ شہادت دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بینن میں انسانیت کی بے لوث خدمت میں پیش پیش ہے۔ پینے کا پانی مہیا کرنے کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ امن کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا اور خصوصاً اس وجہ سے ہم ان سے وابستہ ہیں اور ہمیشہ وابستہ رہیں گے۔

✿...... امن کے سلسلہ میں کام کرنے والے ایک ادارہ کی خاتون صدر نے کہا: میں بینن کی تمام عورتوں کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ خدا کرے کہ ہمارا معاشرہ ہمیشہ امن کا گہوارہ رہے اور ہر دم ہمیں خوشیاں عطا ہوں۔

✿...... بعد ازاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ بینن کے جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ خلیفۃ المسیح کا بینن کے کسی بھی جلسہ سالانہ میں یہ پہلا خطاب تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بینن کے جلسہ سالانہ سے خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا آج آپ جلسہ کے لئے جمع ہیں۔ یہ جلسہ جو آپ کر رہے ہیں تمام دنیا کی جماعتیں منعقد کرتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اس کا انعقاد فرمایا تھا۔

کیوں انعقاد فرمایا تھا؟ کیا اس لئے کہ میرے ماننے والے اتنی تعداد میں ہو گئے ہیں؟ کیا اس لئے کہ میں پیر ہوں اور یہ میرے مرید ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے تو اس بات سے کراہت آتی ہے اگر میں یہ سوچوں کہ صرف تعداد کا اظہار کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جلسہ دنیا کے میلوں کی طرح نہیں ہے کہ لوگ جمع ہوں، آپس میں بیٹھیں، باتیں کریں اور چلے جائیں۔ بلکہ میرا مقصد اس جلسہ سے یہ ہے کہ میرے ماننے والوں کی دینی ترقی ہو۔ لوگوں کے چال چلن اور اخلاق ترقی کریں اور یہ ترقی اس وقت ہوگی جب خدا تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ پیدا ہو۔ تمام اچھے اخلاق انسان میں پیدا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھیں دنیا میں آج کئی مذاہب ہیں اور اسلام میں بھی کئی فرقے ہیں پھر کیا ضرورت تھی ایک اور فرقہ بنا کر اپنی طاقت کا اظہار کرنے کی۔ ان فرقوں کی وجہ سے تو دنیا پہلے ہی فساد میں مبتلا ہے۔ آج دنیا کو اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو وہ امن کی ضرورت ہے۔ فساد تو ہر جگہ پہلے ہی برپا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے جو مسیح و مہدی کے آنے کی پیشگوئی کی تھی تو اس لئے کہ دنیا ایک زمانے میں فساد میں مبتلا ہو جائے گی۔ آج ہر پڑھا لکھا انسان جانتا ہے کہ دنیا فساد میں مبتلا ہے۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو یہی فرمایا کہ دنیا میں ایک فساد برپا ہے۔ مسلمان بھی اور دوسرے مذاہب والے بھی اپنی تعلیم کو بھول رہے ہیں اور یہ وقت مسیح و مہدی کے آنے کا ہے اسی پیشگوئی کے مطابق جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔ پس ہمارے سامنے جو دنیا کے حالات ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والا مسیح و مہدی اپنے وقت پر ظاہر ہوا اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس مسیح و مہدی کو مان لیا۔ یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ دنیا میں فساد کے حالات پہلے تھے جن کو دور کرنے کے لئے مسیح موعود آئے۔ پس مسیح موعود کا آنا کسی فساد کو پیدا کرنے کے لئے نہیں تھا بلکہ فساد کو دور کرنے کے لئے تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اُس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں"۔

حضور انور نے فرمایا: اب دیکھیں آپ کی تعلیم کہ خدا کی طرف بلانے کے لئے کسی طاقت کا استعمال نہیں کرنا بلکہ پیار سے اور اچھے اخلاق سے لوگوں کا درد رکھتے ہوئے خدا کی طرف بلانا آپ کا مشن ہے۔ کیونکہ اگر بندہ خدا کی طرف آجائے تو پھر وہ نیکیاں کرنے کی طرف توجہ کرے گا۔ ان نیکیوں کی طرف توجہ کرے گا جو خدا نے اُسے بتائی ہیں۔ ان نیکیوں کے اختیار کرنے سے ہی دنیا کا فساد ختم ہوگا۔ ان نیکیوں کو اپنی جماعت کے دلوں میں قائم کرنے کے لئے ہی آپ نے جلسوں کا انعقاد کیا۔ پس آپ جو یہاں جمع ہوئے ہیں کسی میلے کے لئے نہیں، کسی شور شرابے کے لئے نہیں، کسی سیاسی مقصد کے لئے نہیں، کسی سازش کا پروگرام بنانے کے لئے نہیں بلکہ خدا کا نور اپنے دل میں قائم کرنے کے لئے اور یہ عہد کرنے کے لئے کہ ہم اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں گے۔ تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ ہے خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اس کی ہر بات ماننا۔ خدا تعالیٰ کے پیار کی وجہ سے اس کی عبادت کرنا، خدا تعالیٰ کی مخلوق سے خدا تعالیٰ کی خاطر نیک سلوک کرنا، اللہ تعالیٰ نے جو بندوں کے حقوق بتائے ہیں ان کی ادائیگی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنا۔ پس دوسرے الفاظ میں ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ تا وہ طریق سیکھیں جس سے ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کے اسلوب بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: وہ اعلیٰ تبدیلیاں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ ایک مومن میں دیکھنا چاہتا ہے اور جن کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق یہ ہے کہ نماز کا حق صحیح طرح ادا کریں۔ مرد پانچ وقت باجماعت نماز ادا کریں۔ اس کے لئے اپنی مساجد اور سنٹرز کی حاضری بڑھائیں۔ اپنے بچوں کو بھی نماز کا عادی بنائیں۔ عورتیں بھی نماز کی عادی بنیں۔ جب تک ماں باپ دونوں نماز کے عادی نہیں ہوں گے، بچوں کو نماز کی عادت نہیں پڑے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم اپنے حق میں یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے مالی قربانی کرو۔ تبلیغی کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے مالی قربانی ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس سے نفس کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مالی قربانی کے ذریعہ سے نفس کا تزکیہ کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے حقوق میں روزہ ہے۔ رمضان میں روزوں کی طرف توجہ ہو۔ یہ چند بڑی بڑی باتیں میں نے آپ کو بتائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حقیقی بندوں کو یہ حکم دیا کہ اپنے اخلاقی معیار کو بلند کرو۔ اخلاقی معیار بلند کرنے کے لئے جن باتوں کی طرف خدا تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (بنی اسرائیل:38) کہ زمین میں تکبر سے مت چل۔ عموماً غریب آدمی تو تکبر نہیں کرتا۔ لیکن جس کے پاس اختیار ہوتا ہے وہ تکبر کرتا ہے۔ پھر بعض لوگ صرف اپنے آپ کو ہی پاک صاف اور ایمان دار سمجھتے ہیں۔ یہ تکبر کی وجہ سے ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کو عاجزی پسند ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں پرانے احمدیوں سے کہتا ہوں، خاص طور پر جو بڑی عمر کے ہیں کہ احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں کے ساتھ عاجزی دکھاتے ہوئے محبت و پیار کا سلوک کریں۔ اللہ تعالیٰ کی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے وہ پیارا ہے جو تقویٰ میں ترقی کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو اس لئے جزا نہیں دینی کہ وہ پہلے احمدی ہوا ہے یا اس کا قبیلہ اچھا ہے یا وہ زیادہ پڑھا لکھا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اُسے پیار کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا ہوگا۔ پس میں نئے آنے والوں سے کہتا ہوں کہ اگر آپ کو کسی پرانے احمدی سے تکلیف پہنچے تو فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کریں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر مانا ہے۔ آپ تقویٰ میں بڑھ جائیں گے تو تکبر کرنے والے آہستہ آہستہ خود ہی پیچھے ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو انعامات سے نوازے گا اور آپ لوگ جماعت کو صحیح راستہ پر چلانے والے بن جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک نصیحت یہ فرمائی کہ بدظنی نہ کرو۔ جیسا کہ فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا (الحجرات:13)۔ یعنی اے مومنو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض، بعض کی غیبت نہ کیا کرے۔

پس یہ ایک انتہائی اہم حکم ہے۔ دنیا میں جتنے جھگڑے اور فساد ہوتے ہیں بدظنی کی وجہ سے ہوتے ہیں

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

آپس میں بھائی بھائی بعض دفعہ بدظنی کی وجہ سے لڑ پڑتے ہیں۔آپ احمدی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔آپ ایک ایسی جماعت پیدا کرنے کے لئے آئے تھے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق پیار اور محبت کی تعلیم دے۔آپ ایک ایسی جماعت پیدا کرنے کے لئے آئے تھے جو آپس میں پیار و محبت کو اس حد تک قائم رکھے کہ کبھی کوئی بدظنی ان کے دل میں ایک دوسرے کے لئے پیدا نہ ہو۔ کیونکہ جب بدظنی پیدا ہوتی ہے تو پیار اور محبت ختم ہو جاتا ہے۔جماعت، جماعت نہیں رہتی بلکہ اس میں گروہ بندی شروع ہو جاتی ہے اور یہ گروہ بندی پھر لڑائیوں کی بنیاد ڈالتی ہے۔اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر بندہ اصلاح نہ کرے تو میں گناہگاروں کو سزا دیتا ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجسس نہ کرو۔ایسے لوگ جو بلاوجہ ایک دوسرے کی ٹوہ میں رہتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے یہ تجسس جو بدظنی کی وجہ سے ہو اس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی سختی سے رد فرمایا ہے اور یہ بھی گناہ ہے۔ بعض لوگ اپنے آپ کو ہی صرف نیک اور پارسا سمجھتے ہیں اور دوسرے کے متعلق گمان کرتے ہیں کہ یہ ضرور غلط کام کر رہا ہے۔تو ہر ایک احمدی کو اس بات سے پاک ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہر بات میں اپنے آپ کو صحیح سمجھنا اور دوسرے کو غلط سمجھنا یہ صرف بدظنی ہی نہیں بلکہ تکبر بھی ہے اور یہ دونوں برائیاں ایسی ہیں جو خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔خاص طور پر وہ لوگ جو کسی بات کے نگران نہیں بنائے گئے ان کا کام نہیں کہ تجسس کر کے دوسروں کے عیب تلاش کرتے پھریں۔ہاں اگر کسی میں کوئی برائی دیکھیں تو بالا افسر کو رپورٹ کر دیں۔ جماعت میں امارت کا نظام ہے اُسے رپورٹ کر دیں۔ مجھے لکھ دیں اور اس کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ جائیں۔ جو ذمہ دار بنایا گیا ہے وہ خود اس معاملہ کو دیکھ لے گا۔اگر کوئی ذمہ دار اپنے غلط کام کے باوجود اس دنیا میں کسی قسم کی پکڑ سے بچ بھی جاتا ہے تو اگلے جہان میں خدا تعالیٰ اسے نہیں چھوڑے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ غیبت نہ کیا کرو۔اب غیبت کے بارہ میں لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی کے بارے میں غلط بات کی جائے تو یہ غیبت ہے۔کسی کے پیچھے اس کی برائی بیان کرنا جو دوسرے شخص میں موجود ہو غیبت نہیں ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اگر وہ برائی جو دوسرے کی اُس کی پیٹھ پیچھے بیان کی جا رہی ہو اُس میں موجود ہو تب بھی غیبت ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تبھی تو غیبت ہے ورنہ تو جھوٹ ہے اور تم دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ جھوٹ نہیں بولنا۔ کیونکہ جھوٹ بولنا شرک کی طرح ہے اور جب جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جائے تو ہر بات میں جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو کچھ سمجھا ہی نہیں جاتا۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ باقی تمام گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن شرک کا گناہ معاف نہیں کرتا۔اس لئے ہمیشہ ایک احمدی کو جھوٹ کے گناہ سے بچنا چاہئے۔ایک احمدی تو بیعت کرتے وقت یہ عہد کرتا ہے اور کبھی شرک نہیں کروں گا۔اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خالص بندہ بننے کی کوشش کروں گا۔اس کے بعد جھوٹ کا سہارا لینے کا مطلب ہے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی حکومت سے باہر کرنا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک حقیقی مومن کو اپنے عہد اور اپنی امانت کا حق ادا کرنا چاہئے اور یہی ایک پکے اور سچے مومن کی نشانی ہے۔ جیسا کہ فرماوَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ (المومنون : 9)۔ یعنی مومن وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔پس ایک سچے احمدی کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس نے یہ عہد کیا ہے کہ ہمیشہ نیکیاں کرنے کی کوشش کروں گا۔ یہ عہد نبھانا ایک سچے احمدی کی نشانی ہے۔ یہ ایک قسم کی امانت ہے جس پر اس نے خدا کو گواہ بنایا ہے کہ بیعت کے بعد میں ہر برائی سے توبہ کرتا ہوں اور ہر نیکی کو اختیار کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ یہ بات کہہ کر خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے نفسوں کا خود نگران بنا دیا۔ پس ہر احمدی اپنے عمل کا خود جوابدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا تمہارے عہدوں کے بارے میں تمہارے سے پوچھا جائے گا۔ تمہیں جواب دہی کرنی ہوگی۔ پس اس بات نے ایک عام احمدی کو بھی پابند کر دیا اور ایک عہدیدار کو بھی پابند کر دیا کہ اگر خدا پر یقین ہے تو خوف کرو۔ اور پھر صرف یہی نہیں کہ دین کے معاملہ میں جواب دہی ہوگی۔ بلکہ ہر شخص دنیاوی معاملات میں بھی پوچھا جائے گا۔ایک کسان سے بھی پوچھا جائے گا کہ تم نے محنت سے کھیتی باڑی کی تمہارے سپرد یہ کام ایک امانت تھا۔ ایک مزدور سے پوچھا جائے گا کہ تم نے محنت سے کام کیا؟ کیونکہ تم نے مزدوری کے بدلے یہ کام کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ایک سرکاری ملازم سے پوچھا جائے گا کہ حکومت کے بعض کام تمہارے سپرد کئے گئے تھے کیا تم نے ایمانداری سے سرانجام دئے؟ ایک سیاستدان سے پوچھا جائے گا کہ عوام کی صحیح طور پر خدمت تم نے کی؟ غرض کہ ہر ایک سے جواب طلبی ہوگی۔ دوسرے تو جواب طلبی کے وقت کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں تھا لیکن ایک احمدی مسلمان کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس نے تو خود اپنے آپ کو پیش کر کے یہ عہد کیا ہے کہ میں اچھی طرح تمام امانتوں اور عہدوں کی پابندی کروں گا۔ یہاں یہ بھی بتادوں کہ ایک ملک کا شہری ہونے کی حیثیت سے ہر احمدی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ملک کی ترقی کے لئے اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ کام کرے اور نیکیاں قائم کرنے میں حکومت کا ساتھ دے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں میں نوجوانوں سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ محنت کر کے تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔تب ہی وہ اپنے ملک کے ساتھ وفا کا عہد کرنے والے کہلا سکیں گے۔ اگر کسی طالب علم کے مالی وسائل ایسے نہ ہوں کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکے تو جماعت اُن کی مدد کرتی ہے تا کہ وہ ملک کا بہترین شہری بن کر ملک وقوم کی خدمت کر سکے اور اپنے اس عہد پر پورا اترے کہ میں ملک کا وفادار ہوں۔ پس خدام الاحمدیہ کو، لجنہ کو اور جماعت کو ایسے بچوں کا جائزہ لینا چاہئے جو اپنے کم مالی وسائل کی وجہ سے پڑھ نہیں سکتے اور پھر مجھے بتائیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک اہم بات جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے یہ ہے کہ تم اگر مومن ہو تو اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (سورۃ النساء آیت:60) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔رسول کی اطاعت کرو اور اپنے عہدیداروں کی اطاعت کرو۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی اطاعت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ رسول کی اطاعت کرو اور اپنے امیر اور عہدیداروں کی اطاعت کرو اور ان تمام نیکیوں کو کرو جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ان تمام برائیوں سے بچو جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ان نیکیوں اور برائیوں میں سے چند ایک کا میں نے ذکر کیا ہے۔ پھر رسول کی اطاعت کیا ہے؟ رسول کی اطاعت ان تمام باتوں پر عمل ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جن کی کھول کر وضاحت رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے رکھی۔ مثلاً امیر کی اور عہدیداروں کی اور حکومت وقت کی اطاعت کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔تنگدستی اور خوشحالی، خوشی و ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے امیر اور عہدیداروں کی بات سننا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ہاں قواعد اور قانون جس حد تک اجازت دیتے ہیں اپنے حق کا انسان قانونی ذریعہ سے مطالبہ کر سکتا ہے۔لیکن طاقت کو اپنے ہاتھ میں لینے کا اختیار نہیں۔ اس طرح تو نہ کوئی تنظیم چل سکتی ہے، نہ حکومت چل سکتی ہے۔اطاعت سے باہر نکلنے والے لوگ باغی کہلاتے ہیں اور باغیوں کو نہ کوئی جماعت برداشت کرتی ہے نہ حکومت۔ اس حدیث میں صرف اچھے حالات میں نہیں بلکہ ہر حال میں اطاعت کا حکم ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ چند باتیں میں نے وقت کی رعایت سے بیان کی ہیں۔ عام احمدیوں کو بھی اس کا خیال رکھنا چاہئے اور عہدیداروں کو بھی اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر آپ نیکیوں کو اختیار کرنا اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں تو نہ صرف آپ اپنے خاندان کے لئے مفید بن سکتے ہیں بلکہ جماعت کے لئے بھی مفید، جو بنیں گے۔ اور ملک کے لئے بھی بہترین شہری بنیں گے۔ اگر کسی قوم میں ترقی کرنے کی امنگ پیدا ہو جائے تو وہ ضرور اپنی منزل حاصل کرتی ہے لیکن شرط یہی ہے کہ صرف امنگ نہ ہو بلکہ مصمم ارادہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ آپ لوگ جماعتی لحاظ سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ترقی کی منازل طے کرنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو نیکیوں میں آگے بڑھنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس مقصد کے لئے آپ یہاں جمع ہوئے ہیں یعنی نیکیوں کا حصول اس سے جھولیاں بھر کر اپنے گھروں میں جائیں اور ہمیشہ نیکیاں بجا لاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور بینن جماعت کی طرف سے کبھی مجھے کوئی شکایت نہ پہنچے۔ خلافت احمدیہ کی برکات سے آپ لوگ تبھی حصہ لیں گے جب اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں گے، نیکیوں کو قائم کریں گے اور ہمیشہ اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا فرنچ اور یوروبا زبان میں ترجمہ ساتھ ساتھ پیش کیا جاتا رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب رات سات بج کر 40 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔ دعا سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پارلیمنٹیرین گروپ کے لیڈر ایک ممبر پارلیمنٹ کو شیلڈ عطا فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور جلسہ کا یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پورتو نوو مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے اور رات پونے نو بجے حضور انور مشن ہاؤس پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بینن کے اس جلسہ سالانہ میں ملک کے تمام ڈیپارٹمنٹس اور ریجنز سے احباب جماعت شامل ہوئے۔ بعض دور کے علاقوں سے لوگ رات بھر لمبا سفر طے کر کے پہنچے۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 18 ہزار سے زائد تھی۔ اس تعداد میں کم عمر کے بچے شامل نہیں کئے گئے۔

اس جلسہ میں ملک بینن (Benin) کے علاوہ ٹوگو (Togo) ساؤ ٹومے (Sao Tome)، نائجیریا، یوکے، جرمنی اور امریکہ سے احباب شامل ہوئے۔ ملک کے دیگر سرکردہ حکام کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں سے 23 بادشاہوں نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ بعض علاقوں سے لوگ بڑی تکالیف اٹھا کر اور اس گرم موسم میں کھلے ٹرکوں میں لمبے سفر طے کر کے پہنچے۔ Valle علاقے کے ایک گاؤں Bondo Wogon سے 100 افراد پر مشتمل قافلہ آیا۔ ان میں ایک ایسی خاتون بھی تھی جس کے ہاں ولادت کسی وقت بھی متوقع تھی۔ یہ خاتون بڑے اصرار کے ساتھ جلسہ میں شرکت کے لئے آئی اور اسی حالت میں سفر طے کیا اور جلسہ کے پہلے روز ہی رات کو اس کے ہاں بچی کی ولادت ہوئی۔ سفر کی تکالیف ان لوگوں کے ارادوں اور عزم و ہمت کے سامنے ہیچ رہیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت

صوبہ تامل ناڈو میں خلافت جوبلی تقریبات اور پیس کانفرنس کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۱۔ ۲۲ جون بروز ہفتہ و اتوار کو صوبہ تامل ناڈو میں جلسہ ہائے صد سالہ خلافت جوبلی منعقد کئے گئے۔ان جلسوں میں شرکت کرنے کی خاطر صوبہ تامل ناڈو کے طول وعرض سے احباب جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز مرکز احمدیت قادیان سے محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ، مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان اور مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔

جلسہ کا آغاز مورخہ 21.6.08 کو صبح 11.15 بجے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی کے ساتھ ہوا۔ جو مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے کی۔ پھر اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد بعض تامل اور انگریزی اخبارات کے نمائندے آئے جن کو محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے خلافت جوبلی کی تقریب کے بارے میں مختصراً تعارف کرایا جس کا مکرم مولانا محمد عمر صاحب نے تامل زبان میں ترجمہ سنایا۔یہی اخباری نمائندے ہال میں بھی آکر اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ ناظران کرام، اور مہمان خصوصی کی Video Coverage کی اور فوٹو بھی لئے جو اخبار میں شائع ہوئے۔

پہلے دن کا یہ جلسہ Sir P.T. Thiyagaraya Kelai Arangam نامی ایک مشہور ہال میں منعقد ہوا۔

پہلے دن کے جلسہ کی پہلی نشست زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان منعقد ہوئی۔مکرم اے ایم ایس شریف احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس کا تامل ترجمہ سنایا۔ بعدہ مکرم مولوی ایم رفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوٹار نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ''ہے شکر رب عزوجل خارج از بیان'' نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد ایم بشارت احمد زونل امیر تامل ناڈو ناتھ زون و صدر جوبلی کمیٹی تامل ناڈو نے استقبالیہ خطاب کیا نیز اپنی تقریر میں اس جلسہ کو منعقد کرنے کے مقاصد کے بارے میں بیان کیا۔

اس کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے صدارتی خطاب فرمایا۔محترم موصوف نے اس جلسہ میں شرکت کرنے کی خاطر تامل ناڈو کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے احباب کا شکریہ ادا کیا۔نیز محترم موصوف نے نظام خلافت کی اہمیت کے بارے میں بڑی تفصیل سے اپنے خطاب میں بیان فرمایا۔ پھر اجتماعی دعا کروائی۔آپ کی اس تقریر کا مکرم مولوی مزمل احمد مبلغ سلسلہ چنئی نے تامل زبان میں ترجمہ سنایا۔

اس کے بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے ''اسلامی خلافت کا نظام اور اس کی حقیقت اور ضرورت'' کے موضوع پر تقریر کی۔مکرم مولانا موصوف نے قرآن کریم احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ جات کی روشنی میں نہایت واضح رنگ میں بیان فرمایا۔مکرم مولانا موصوف کی تقریر کا تامل ترجمہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوٹار نے سنایا۔

بعدہ، ناصرات الاحمدیہ کے ایک گروپ نے ایک ترانہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم اے پی وائی عبدالقادر صاحب زونل امیر تامل ناڈو ساؤتھ زون نے صوبہ تامل ناڈو میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کے موضوع پر تقریر کی۔مکرم موصوف کی تقریر کے بعد پہلی نشست ختم ہوئی۔ بعدہ نماز ظہر وعصر دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔ دوپہر 3.30 بجے سے لیکر 4.30 بجے تک حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ایک Documentary دکھائی گئی جس سے حاضرین جلسہ نے بھرپور استفادہ کیا۔

مورخہ 21.4.08 کی دوسری نشست حسب ارشاد حضور انور بطور Peace Conference منعقد کی گئی اس کانفرنس کا ایک مقصد حضرت مسیح موعودؑ کا لیکچر ''پیغام صلح'' جو بمقام لاہور پانچ ہزار حاضرین کے سامنے جو پڑھ کر سنایا گیا تھا وہ بھی عین 21 جون کا ہی دن تھا۔مورخہ 21.6.08 کو اس تاریخی دن پر سو سال پورے ہوئے۔ یہ اجلاس ٹھیک شام پانچ بجے زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان منعقد ہوا۔مکرم صدیق عبدالقادر صاحب آف میلایالم کی تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ سلسلہ چنئی نے حضرت المصلح الموعودؓ کا منظوم کلام بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں۔ ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں۔ نیز اس کا تامل ترجمہ بھی سنایا گیا جس سے دیگر مذاہب کے نمائندگان بھی بہت متاثر ہوئے۔

اس کے بعد مکرم ایم بشارت احمد صاحب زونل امیر تامل ناڈو نارتھ زون نے استقبالیہ تقریر کی۔جس میں مکرم موصوف نے دیگر مذاہب کی طرف سے انسانیت کے موضوع پر تقریر کرنے کی غرض سے آئے ہوئے مہمانوں کو خصوصی طور پر خوش آمدید کہا۔نیز کتاب ''پیغام صلح'' کا پس منظر بیان کیا۔ اس کے بعد مکرمہ Saivathiru Rajeswari Wishwanathan نے ہندو مذہب میں انسانیت کے بارے میں تعلیمات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد بدھزم کی طرف سے مکرم Ven. Kalawana Mahanama Thero نے تقریر کی۔اس کے بعد عیسائی مذہب کے نمائندہ Rev. Fr. K.V. Sebastian S.D.B نے تقریر کی۔اس کے بعد سکھزم کے نمائندہ مکرم Shri S. Harban Singh Anand نے تقریر کی۔اس کے بعد Dhiravida Samayam P کی طرف سے مکرم Prof. Dr. Deiva nayagam M.A. Ph.D نے انسانیت کے بارے میں اپنی تنظیم کی تعلیمات پیش فرمائیں۔آخر پر مذہب اسلام کی نمائندگی مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے انسانیت کے بارے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بڑی تفصیل سے تقریر فرمائی۔

اس کے بعد صدر اجلاس محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ قادیان نے صدارتی خطاب فرمایا۔ مکرم موصوف نے اپنے خطاب میں بتایا کہ ہم احمدی شری کرشن جی مہاراج اور شری رام چندر جی مہاراج اور یسوع مسیح علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ سب کو خدا کے اوتار مانتے ہیں۔ان سب نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا اور ان اوتار اور رشیوں نے امن و شانتی کی جو تعلیمات دی ہیں ان پر عمل کرنے سے ہی ہندوستان میں بھی امن وشانتی قائم ہو سکتی ہے۔مکرم موصوف نے دیگر مذاہب کے نمائندگان کا شکریہ بھی ادا کیا۔نیز ان کو بطور اعزاز شال اور تحائف پیش کئے جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔اس کے بعد مکرم ایم نعیم احمد صاحب صدر جوبلی کمیٹی نے شکریہ احباب ادا کیا۔اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔اس کے بعد نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئی بعد نماز مغرب وعشاء تمام حاضرین کا رات کے کھانے کا انتظام تھا۔

دوسرا روز پہلی نشست:۔ مورخہ 22.6.08 بروز اتوار دوسرے روز بمقام Raja Anna Malai Mandram Chennai میں جلسہ ہوا۔ جلسہ زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر صاحب اعلیٰ، مکرم کے محمد علی صاحب آف شنکرن کوئل کی تلاوت قرآن کریم آغاز ہوا۔اس کے بعد نظم ''اللہ کی ایک نعمت عظمیٰ ہے خلافت'' مکرم مولوی ابوالحسن صاحب اور ان کی ٹیم نے نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم ناظر صاحب اعلیٰ نے برکات خلافت کے موضوع پر بعض اہم باتیں بیان فرمائیں۔ آنمحترم کی تقریر کا مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ سلسلہ چنئی ساتھ کے ساتھ تامل زبان میں ترجمہ سناتے رہے۔اس کے بعد سمیع اللہ صاحب اور ان کے ساتھیوں نے تامل میں ترانہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم ایم بشارت احمد زونل امیر تامل ناڈو نارتھ زون نے بعنوان ''منکرین خلافت کا انجام'' تقریر کی۔اس کے بعد مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ سلسلہ چنئی نے بہ موضوع ''خلافت دائمی ہے'' تقریر کی۔ اس کے بعد اطفال الاحمدیہ چنئی نے ایک ترانہ ہے عرفان اسلام پرسمت جاری پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی کے طارق احمد نے ''خلفاء سلسلہ احمدیہ کی طرف سے مخالفین کو دیئے جانے والے چیلنجز'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد عمر صاحب، ناظر صاحب اصلاح و ارشاد قادیان بعنوان ''خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ پر ایک نظر'' تقریر کی۔اس کے بعد ظہر و عصر نماز باجماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز ظہر وعصر دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔اس کے بعد ''ربوہ'' کے بارے میں ایک ڈاکیومینٹری دکھائی گئی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

اس دن کی آخری نشست ''خلافت اللہ کا ایک ڈھال ہے'' کے موضوع پر منعقد ہوئی۔اجلاس کا آغاز مکرم منور ابراہیم صاحب کی تلاوت اور مولوی ایم رفیق احمد صاحب کی نظم ''خدا کا احسان ہے ہم پہ بھاری'' کے ساتھ ہوا۔اس کے بعد مکرم مولانا کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے خلافت احمدیہ و نظام وصیت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔تقریر کا مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے ساتھ کے ساتھ تامل ترجمہ کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ سینٹ طامس ماؤنٹ نے ''خلفاء احمدیت کی قبولیت دعا کے واقعات'' کے موضوع پر تقریر کی۔آخر پر مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے ''خلافت اللہ تعالیٰ کی ڈھال ہے'' کے موضوع پر تقریر کی۔نیز بعض اہم نصائح بھی فرمائی۔اور دور دراز علاقوں سے اس جلسہ میں شرکت کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تمام حاضرین کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔مکرم مولوی صاحب موصوف کی تقریر کا مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ سلسلہ چنئی نے ساتھ کے ساتھ تامل ترجمہ کیا۔ اس کے بعد مکرم ایم نعیم احمد صاحب صدر لوکل کمیٹی نے شکریہ احباب ادا کیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء رات کا کھانے کا انتظام تھا۔ان دو دن کے جلسوں کے بارے میں اخباروں میں کثیر تعداد میں خبریں شائع ہوئیں نیز ٹی وی میں بھی خبریں نشر ہوئیں۔ الحمدللہ۔ نیز اس جلسہ کے بارے میں Wall Poster کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر پورے تامل ناڈو میں تشہیر کی گئی تھی مخالفین نے اس اشتہار کو دیکھنے کے بعد دوسرے دن کے جلسہ کو روکنے کی کوشش کی مگر پولیس کی حفاظت کے ساتھ دوسرے دن کا جلسہ بھی نہایت احسن رنگ میں منانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔مخالفین کی تمام سازشوں کو اللہ تعالیٰ نے ناکام کردیا۔اور ہر آن حافظ و ناصر رہا۔یہ بہت ایمان افروز واقع ثابت ہوا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک اور دیرپا نتائج ظاہر فرمائے۔اور سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

(ایم بشارت احمد زونل امیر۔نارتھ زون تامل ناڈو)

بھارت میں صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی تقریبات کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

الحمدللہ کہ تمام بھارت میں صد سالہ خلافت جوبلی کی وسیع پیمانہ پر تشہیر و اشاعت ہوئی ہے۔ ہر شمارہ میں ہم کسی نہ کسی صوبہ کی اشاعت کا ذکر کر رہے ہیں۔

آندھرا پردیش صوبہ آندھرا پردیش کے درج ذیل اخبارات نے ۲۷ رمئی کے پروگرام کی اشاعت کی۔ ان کے اسماء اس طرح ہیں۔ (۱) روزنامہ ایناڈو بزبان تیلگو (۲) روزنامہ ساکشی بزبان تیلگو (۳) آندھرا جیوتی بزبان تیلگو (۴) آندھرا بھومی بزبان تیلگو (۵) سوریہ بزبان تیلگو (۶) وارتا بزبان تیلگو (۷) روزنامہ دی ہندو بزبان انگریزی (۸) ہلچ حیدرآباد (۹) ٹائمز آف انڈیا حیدرآباد۔ (۱۰) روزنامہ ملاپ حیدرآباد، ہندی (۱۱) انڈین ایکسپریس۔ اس کے علاوہ درج ذیل انٹرنیٹ اخبارات نے بھی کوریج دی۔ آندھرا نیوز۔ نیٹ انڈیا۔ کھوج حیدرآباد۔ انڈیا۔

ان میں سے نمونۂ چند اخبارات کے تراشے ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

روزنامہ آندھرا بھومی 26 مئی 2008

روزنامہ ''ایناڈو'' مورخہ 28 مئی 2008

روزنامہ ''دی ہندو۔ حیدرآباد'' مورخہ 25 مئی 2008

OGH gets a facelift

Jamaat celebrate 'khilafath' centenary

NOVEL INITIATIVE: *Ahmadiyya Jamaat members planting saplings on Osmania General Hospital premises on Saturday.*
- PHOTO: G. KRISHNASWAMY

Special Correspondent

- Over 500 Ahmadiyya Muslim Jamaat members take part in the operation
- 'At a time when people are fighting over religion, we want to spread peace initiative'

HYDERABAD: Visitors to the Osmania General Hospital were in for a pleasant surprise on Saturday. The normally squalid and filthy interiors wore a dapper look. The used syringes, blood soaked cotton swabs, bandage strips dumped in a corner of the paan stained wards were gone. No, there was no VIP visiting the hospital.

One couldn't figure out the neat look until one saw a group of men and women cleaning up the place. Wielding brooms, shovels and mops they tried their best to tidy the place. They were members of the Ahmadiyya Muslim Jamaat, Hyderabad, doing their bit to clean the huge hospital to mark the 'khilafath' centenary celebrations.

Donning white T-shirts and caps with the logo "love for all and hatred for none", about 500 Jamaat members, including a large number of women, took up the operation clean up for four hours from 9 a.m.

Starting from the Golden Jubilee block to the rear gate, they collected the plastic bottles, polythene covers, hospital waste in gunny bags.

The men concentrated on the open courtyards and the outer periphery of the hospital while the women turned their attention to the female wards.

Mounds of garbage, wild grass and hospital litter were later loaded into the GHMC garbage vans. At least 10 vehicles carried the litter.

The Jamaat also planted 300 saplings in the OGH.

"At a time when people are fighting over religion, we want to spearhead the peace initiative all over the country", said Dr. Aftab Ahmed Timmapuri, a Jamaat member.

He said the hospital authorities welcomed the cleaning drive taken up by the Jamaat. It was also planned to distribute fruits among patients in the Government Maternity Hospital Nayapul on Sunday.

روزنامہ ہندی ملاپ حیدرآباد مورخہ 27 مئی 2008

खिलाफत अहमदिया शताब्दी महोत्सव

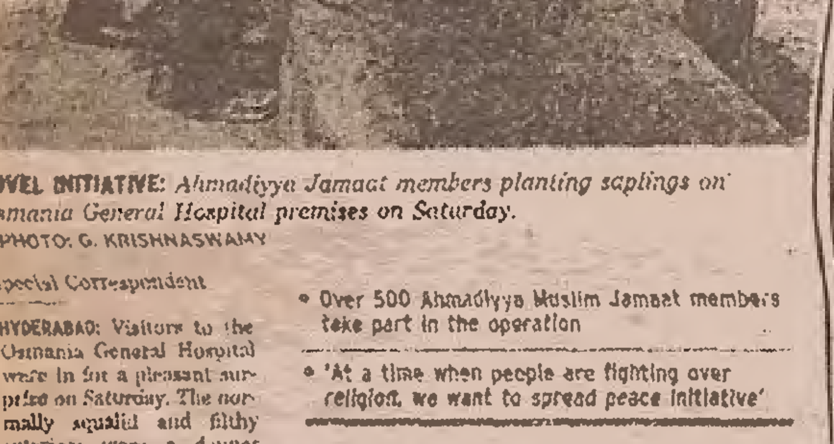

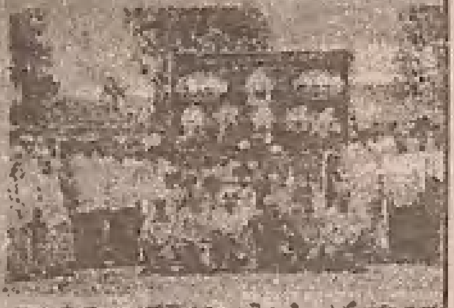

جماعت احمدیہ کی صد سالہ خلافت جوبلی اخبارات کی نظر میں

روزنامہ ساکشی بزبان تیلگو

ఘనంగా అహ్మదీయ ఖిలాఫత్ శతాబ్ది వేడుకలు

روزنامہ آندھرا بھومی مورخہ 28 مئی 2008 صفحہ 12

ఘనంగా ఖిలాఫతే అహ్మదీయ శతాబ్ది వేడుకలు

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 7 August 2008 | Issue No. 32

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ یوکے گزشتہ اتوار کو اللہ کے فضلوں اور برکتوں کے نظارے دکھا کر اپنے اختتام کو پہنچا

اس ملک سے اور بیرونی دنیا سے بھی الحمدللہ کہ عمومی طور پر سب نے ہی جلسہ کے انتظامات کی اور احمدی کی اطاعت اور اخلاص و وفا کی تعریف کی ہے ان لوگوں کیلئے اب یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ جماعت کے پاس خلافت ہے جس کی وجہ سے اس کو یہ برکت حاصل ہو رہی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم اگست ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی: فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولاتکفرون (سورۃ البقرہ 153) کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا: الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ یوکے گزشتہ اتوار کو اللہ کے فضلوں اور برکتوں کے نظارے دکھا کر اپنے اختتام کو پہنچا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ برطانیہ کے جلسہ کو خلیفہ وقت کے یہاں رہنے کی وجہ سے ایک مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے اور دنیا کا ہر احمدی اس جلسہ کا انتظار کرتا ہے جو طاقت پرواز رکھتے ہیں وہ جلسے میں شامل ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ غریب سے غریب لوگ بھی صرف جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آتے ہیں۔ اس دفعہ جوبلی جلسہ کی وجہ سے کافی تعداد میں احمدیوں نے شامل ہونے کیلئے درخواستیں دی تھیں لیکن بعض کی درخواستیں رد بھی ہوگئیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بعض وہ محروم لوگ ہیں جنہیں پاکستان میں جلسہ کی اجازت نہیں اور یہاں پر بھی جلسے میں شامل ہونے کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ ایسے لوگوں کے جذبات سے بھرے ہوئے خط آجاتے ہیں تو ان خطوں کو پڑھ کر انسان جذباتی ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔ پاکستان میں لاکھوں کا جلسہ ہوتا تھا۔ ربوہ کے چھوٹے سے شہر میں اتنا رش ہوتا تھا کہ چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ عجیب رونقیں اور عجیب بہاریں ہوتی تھیں۔ انشاء اللہ وہ دن جلد آئیں گے کہ ربوہ کے جلسے پھر سے ہوں گے لیکن احمدیوں کا اسوہ ایسا ہوگا جیسا کہ ہمارے نبی کریمؐ کا فتح مکہ کے موقع پر تھا کہ اونٹ پر بیٹھ کر آپ سجدہ شکر بجا لا رہے تھے۔ اس سجدہ شکر کیلئے ہمیں اپنے ہر ایک دن کو سجدوں سے سجانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام پابندیوں کے باوجود ہم پر ایم ٹی اے کے ذریعہ احسان فرمایا ہے جس سے پاکستان کے رہنے والے احمدی جو آزادی سے جلسے نہیں کر سکتے اپنی پیاس بجھا لیتے ہیں۔ پاکستان کے احمدی ٹی وی کی اسکرین پر جلسے دیکھ کر دعاؤں میں شامل ہو جاتے ہیں وہ تو کسی حد تک اپنی پیاس بجھا لیتے ہیں لیکن میری آنکھ جو انہیں دیکھنے کیلئے بے تاب رہتی ہے میں تو انہیں دیکھ نہیں سکتا۔ پس اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں رہنے والے جو جلسہ میں براہ راست شامل نہیں ہو سکتے ایم ٹی اے کی وساطت سے شامل ہو جاتے ہیں۔ اس پر ہمیں اللہ کا شکر گزار ہونا چاہئے اور مزید اس کی طرف جھکنے والے بنا چاہئے۔

اللہ کے فضل سے جلسہ کا اختتام نہایت ہی کامیاب ہوا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد دنیا کے ہر ملک سے احمدیوں کی طرف سے جلسے کی کامیابی پر مبارکباد کی فیکسوں اور خطوط کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ جلسوں کی مبارک باد کا یہ سلسلہ گھانا اور نائیجیریا کے جلسہ سے ہی شروع ہو چکا تھا۔

حضور نے فرمایا جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ اس جلسہ کی حاضری چالیس ہزار تھی گو گھانا کا جلسہ حاضری کے لحاظ سے سب سے زیادہ تھا۔ جس کی حاضری ایک لاکھ تھی لیکن برطانیہ کا جلسہ ملکوں کی نمائندگی کے اعتبار سے سب سے آگے ہے۔ اس میں 85 ممالک کی نمائندگی ہوئی ہے۔ مخالفین کیلئے یقیناً یہ ایک بڑا تازیانہ ہے لیکن ہمیں اللہ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اس مرتبہ بہت سے غیر از جماعت اور غیر مسلم بھی اس میں شامل ہوئے۔ اس ملک سے اور بیرونی دنیا سے بھی الحمدللہ کہ عمومی طور پر سب نے ہی جلسہ کے انتظامات کی اور احمدی کی اطاعت اور اخلاص و وفا کی تعریف کی ہے۔ ان لوگوں کیلئے اب یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ جماعت کے پاس خلافت ہے جس کی وجہ سے اس کو یہ برکت حاصل ہو رہی ہے۔ الحمدللہ کہ تمام رضاکاران نے نہایت احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹیوں کو ادا کیا۔ جلسہ میں شامل ہونے والوں نے ان بچوں اور بچیوں کی بھی تعریف کی جو پانی پلانے کی ڈیوٹیاں دے رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے اطاعت و وفا کو دیکھ کر ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص و وفا میں بہت ترقی کی ہے بعض دفعہ جماعت کا جوش دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو جو یہ تبدیلی جماعت میں پیدا ہوئی ہے یہ اسلئے کہ ایک صادق کو بھیج کر اللہ نے ایک جماعت تیار کر دی۔

حضور انور نے فرمایا: اس دفعہ سو سائیکل سوار جرمنی سے آئے تھے یہ بھی ایک اخلاص و وفا کا مظاہرہ تھا کہ خلافت کے سو سال پورے ہونے پر سو سائیکل سوار تیار ہوئے لیکن اس سلسلہ میں ایک وضاحت ضروری ہے کہ جرمنی کے ان سائیکل سواروں کا یہ پہلا قدم نہیں تھا بلکہ اس سے پہلے بورکینا فاسو کے خدام بھی سائیکل سے 1600 کلومیٹر سے زائد کا سفر کر کے گھانا کے جلسہ میں پہنچے تھے۔

حضور انور نے جلسہ کے موقع پر مہمانان کی خدمت کرنے والے معاونین جنہوں نے مختلف شعبہ جات میں خدمت کی ان کے کام کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ حضور نے فرمایا مختلف شعبہ جات کے 3500 رضاکاران نے حصہ لیا لجنہ میں رضاکاران کی تعداد 1800 تھی۔ تمام مہمانوں کو ان سب کیلئے دعا کرنی چاہئے۔ حضور انور نے ترجمانی کے شعبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شعبہ میں آئندہ مزید وسعت کی ضرورت پڑے گی اس لئے واقفین نو بچوں کو زیادہ سے زیادہ زبانوں کو سیکھنا چاہئے۔ حضور انور نے ایم ٹی اے کے شعبہ میں خدمت کرنے والے کارکنان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بیرونی دنیا کے احمدیوں کو ان کیلئے دعا کرنی چاہئے جن کی کوششوں سے تمام دنیا میں جلسے کا پروگرام احسن رنگ میں دیکھا گیا۔ حضور انور نے تمام کارکنان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں بھی اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والے تمام شاملین کو نصیحت فرمائی کہ وہ بھی جلسہ میں اپنی شمولیت پر اللہ کا شکر ادا کریں اور یہ شکر اس طرح ہوگا کہ جو کچھ انہوں نے جلسہ میں سنا اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث سے آپؐ کی **ایک** دعا پڑھ کر سنائی: ’’یعنی اے میرے رب! **مجھے اپنا شکر** گزار بنا ذکر کرنے والا بنا اور اپنے سے ڈرنے والا بنا اور کامل اطاعت گزار بنا اور اپنے حضور عاجزی کرنے والا بنا دے‘‘۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی کانفرنس دھلی

انشاء اللہ دہلی میں صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کانفرنس 31 اگست کو احمدیہ مشن ہاؤس میں منعقد ہو رہی ہے۔ احباب کثرت سے اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ جلسہ کی کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(داؤد احمد صدر جماعت احمدیہ دہلی)

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | الیس اللہ بکاف عبدہ | کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ | | گولبازار ربوہ
فون 047-6213649 | | 047-6215747